یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کو روز بازار پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار ہذا مع محصول ڈاک

سالانہ... ششماہی

عوام سے .. .. .. سے ر.. للہ ر

طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق. للہ ر.... ہمکر

بغیر ششماہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوئے

اخبار جاری نہ ہوگا۔

نمونہ کا پرچہ آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر روانہ کیا

جاتا ہے۔ +

شرح اجرت اشتہارات و مضامین سیڈ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل

ہوگی مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کی جائینگی

اعلے درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جاویگا۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیے

روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجا جائے

ورنہ مطبع ذمہ دار نہ ہوگا۔ +

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

وکیل

THE. VAKIL. AMRITSAR

نمبر ۴۶ | امرتسر. مورخہ ۲۱- فروری ۱۸۹۸ء روز دوشنبہ | جلد ۳

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۲۱- فروری ۱۸۹۸ء روز دوشنبہ

ترکی ریلوے لائنین

ناظرین کو یہ معلوم ہے کہ گورنمنٹ ٹرکی نے اپنے ملک مین توسیع ریلوے کے لئے اکثر موجودہ کمپنیون سے اقرار کر رکھا ہے کہ اگر اونکو لاین سے سالانہ آمدنی فی میل کی اوسط سے مقررہ رقم کے برابر نہ ہو تو کمی خزانہ سے پوری کر دیجائے گی۔ اناطولین ریلوے کمپنی کا کئی لاکھ پونڈ کا مطالبہ اسی کمی سے جمع ہوتا گیا ہے۔ مگر ۱۸۹۷ء مین اب پہلی دفعہ اپنے ملک کی ایک ضمانتدار کمپنی سے گورنمنٹ عثمانیہ کو مالی فایدہ پہونچا ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حیدر پاشا اسمد لائین کا اجارہ جو ۹۲ کیلومیتر لمبی ہے۔ مہر اکتوبر ۱۸۸۸ء کو ورٹمبرگ (جرمنی) کے بنک ویرنیز کے ڈائرکٹر مسٹر الفرڈ کولا کو جو ٹشی بنک کی قایم کردہ کمپنی کے نایب کی حیثیت مین بالعالی سے نامہ وپیام کر رہا تھا۔ اس شرط پر دیا گیا کہ گورنمنٹ فی کیلومیتر دس ہزار تین سو فرینک سالانہ کی کل آمدنی ہونے کی ضمانت کرتی ہے۔ یعنی اگر اس سے کم ہو تو خزانہ سے پوری کر دیجائے گی۔ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو مسٹر مذکور نے اپنا اجارہ اناطولین ریلوے کمپنی کے پاس فروخت کر دیا۔ اور اوس نے بالعالی سے اسمد سے انگورہ تک لاین بڑہانیکا اجارہ پندرہ ہزار فرینک سالانہ فی کیلومیتر کی ضمانت ملنے پر لیکر ساتھہ ہی یہ اقرار کیا کہ اگر حیدر پاشا سے لیکر انگورہ تک یعنی کل لاین کی آمدنی بحساب اوسط فی کیلومیتر دس ہزار تین سو فرینک سے زیادہ ہو تو جس قدر رقم زیادہ ہو وہ پہلے ۹۲ کیلومیترون پر پھیلا کر خزانہ عثمانیہ کو دیجائے گی۔ ۱۸۹۷ء مین کل لاین پر بحساب اوسط ۱۳۵۵۸ فرینک فی کیلومیتر یعنے لاین کی پہلی جز کی ضمانت سے ۳۲۵۸ فرینک زیادہ ہوئی۔ پس

۹۲×۳۲۵۸=۲۹۹۷۸۰ فرینک خزانہ عثمانیہ کا حق ہوا۔

اس سے ضمانتی طریقہ کے طرفدار استدلال کر رہے ہین کہ گورنمنٹ ضمانتین دیکر لائینون کی توسیع کی کوشش کرے۔ کیونکہ ۱۸۹۷ء کی حاصلات سے واضح ہو گیا ہے کہ اس طریق سے ملک مین آمد و رفت کے ذرایع کے وسیع ہونے کے علاوہ خود گورنمنٹ کو بھی مالی منفعت ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ اونکی صریح غلط فہمی ہے۔ اناطولین ریلوے کے حالات کسی پچھلے ہفتہ مین بالوضاحت درج کر کے ہم بتا چکے ہین کہ عموماً ایسی کمپنیان ضمانت پر تکیہ کر کے اپنی آمدنی کو بڑہانے سے پہلوتہی کرتی ہین وہ اوسکے لئے کوئی تدبیر یا کوشش نہین کرتین۔ اور اونکی غفلت اور سہل انگاری سے ملک کی زراعت اور تجارت کو فایدہ کی بجائے سخت نقصان پہونچ رہا ہے۔ اس سال آمدنی کا اضافہ محض فوجون کی نقل حرکت کی وجہ سے ہوا ہے۔ لیکن اگر انکو لیجانا بھی کمپنی کا اختیاری معاملہ ہوتا تو اناج کے انبارون کی طرح پلٹنین بھی مہینون تک سٹیشنون پر بیٹھی رہتین۔ اور اونکو منزل مقصود تک پہونچانیکا کوئی انتظام نہ کیا جاتا۔ پس یہ تین لاکھ فرینک بھی فی الحقیقت گورنمنٹ کو بطور جدید آمدنی نہین ملے۔ بلکہ اونہی کئی لاکھ پونڈون مین سے جو بطور کرایہ کمپنی کو دئے گئے دس بارہ ہزار پونڈ واپس ملگئے ہین۔ ہان اس سال اتنا فایدہ ضرور رہا کہ پہلے ضمانت کی کمی بلا معاوضہ ادا کیجاتی تھی۔ اب وہ کمی فوج کے کرایہ کی صورت مین ادا کر دی گئی۔ برخلاف اسکے جن معدودے چند (مثلاً سمرنا ایدن ریلوے) کمپنیون کے ساتھہ ذمہ داری نہین کیگئی۔ وہ اپنی آمدنی کو بڑہانے کے لئے دن رات سرگرمی کے ساتھہ محنت کرتی رہتی ہین اس سمرنا ایدن کمپنی کی ہفتہ وار آمدنی چند برس ہوئے شروع شروع مین ہزار ڈیڑہ ہزار پونڈ سے زیادہ نہ تھی۔ جواب بالاوسط آٹھہ نو ہزار پونڈ ہے۔ لیکن اس صورت مین بھی ترکون یا اہالی ملک کو کچھہ خوشی نہین ہو سکتی۔ یہ لاکھہا روپیہ ہر ہفتہ غیر قوم اور غیر ملک مین کھینچا چلا جا رہا ہے۔ اور بلحاظ تجارت بھی دوسرے ملکون کو ہی فایدہ پہونچ رہا ہے کہ ٹرکی کی پیداوارین اب اونکو پہلے کی نسبت سستے داموں ملجاتی ہین۔

ریلوے لائنین صرف اوسی صورت مین سیاسی۔ تمدنی۔ تجارتی و جنگی لحاظ سے فایدہ مند ہو سکتی ہین جبکہ وہ اپنے سرمایہ سے تیار کیجائین۔ اور اونکا اہتمام اون شخصون کے ہاتھہ مین ہو جنکو ملک کی بہتری سے خاص دلی تعلق ہو۔ مگر افسوس جب کہ دول یورپ بڑے بڑے معرکون اور جھیلون سے

ممالک غیر مین ریلوے لائینون کے اجارون کے ملنے کی سعی و کوشش کر رہی ہین خود اون ممالک کی گورنمنٹین اور باشندے خواب خرگوش مین پڑے ہوئے ہین۔ اور جب تک وہ خود اپنی سرمایہ اور اپنی ہمت سے کام لینا نہ سیکھین گے۔ یہ خوابیان دور ہونے کی بجائے دن بدن زیادہ ہوتی جائینگی اور کمزوری و انحطاط مین اضافہ ہوتا رہیگا۔

اور ایشیائی ممالک کو چھوڑ کر ہم اس بحث کو صرف ٹرکی تک محدود رکھتے ہین جس ملک مین ابھی ان کامون کے لئے بڑا وسیع میدان کھلا پڑا ہے۔ ترک یا مسلمان ابھی ایسے نادار نہین کہ وہ مشترکہ سرمایہ سے ایک اچھی بڑی لائین بنانے کے لئے روپیہ نہ رکھتے ہون۔ کمی فقط توجہ کی ہے جو لاعلمی اور بدبختی سے پیدا ہو رہی ہے۔ اس بارہ مین معلوم ہوتا ہے کہ منشا ایزدی کو بھی کچھ دخل ہے۔ اور تقدیر نے بڑے بڑے سمجھدارون کی عقل پر پردہ ڈال رکھا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا ہم نے ۲۷ دسمبر کے دکھیل مین انہی کمپنیون کا ذکر کرتے ہوئے خیر خواہان قوم کو توجہ دلائی تھی کہ ایک عیسائی انگریز کمپنی بندر سعید سے بصرہ و کویت تک ریلوے لائین کا اجارہ ملنے کے لئے کوشش کر رہی ہے لیکن اگر کل اسلامی ممالک کے مسلمان اس مجوزہ لائین سے جو سوائے ہندوستان اور بحیرہ روم کے درمیان سلسلہ آمد و رفت قائم کر دینے کے اور کسی مصرف کی نہین ہو سکتی۔ کسیقدر اوپر بصرہ سے بغداد اور بغداد سے خواہ براہ موصل اور خواہ براہ راست حلب اسکندرون تک جو بحیرہ روم پر مشہور بندرگاہ ہے اور پھر حلب سے براہ دمشق حرمین کو ریلوے لائین بنانے کے لئے شرکہ سرمایہ سے ایک کمپنی قائم کرین تو اس سے اونکو بے انتہا فوائد پہونچ سکتے ہین۔ ان فوائد کی بھی اوس مضمون مین مجملاً تشریح کر دی گئی تھی۔ اس تجویز کیطرف تو کسی نے توجہ نہین کی۔ مگر عیسائیون کی خوش قسمتی سے انہی دنون بمبئی کے مشہور محب قوم اور متمول عرب سوداگر مسٹر عبداللہ بدرالدین قدر صاحب نے جن سے مسٹر الیگزینڈر محمد سل و ب امریکن نومسلم کو بہت قیمتی امداد پہونچی تھی حیدرآباد دکن مین وہان کے چند سربرآوردہ امراء کا جلسہ کر کے یہ ریزولیوشن پاس کرایا کہ مسلمان نواب وزیر ہند کو تاکید کرین کہ وہ بالجمالی سے متذکرہ صدر عیسائی کمپنی کو اجارہ دلوا دینے کی کوشش کرین!!!۔

افسوس جب ایسی عالی دماغ بلند ہمت واقف کار اور صاحب ثروت مسلمانون کی ہمت و کوشش صرف ایک عیسائی کمپنی کی اغلاقی امداد کرنے تک محدود ہے تو عوام سے کسی طرح کی شکایت اور اپنی بدقسمتی۔ افلاس۔ اور نامرادی کا گلہ کرنا سراسر بیجا فضول ہے۔ اس مجلس مین مسٹر ممدوح کے علاوہ کئی اور ایسے خداوندان نعمت موجود ہے کہ اگر چاہین تو اون مین سے ایک ایک شخص تنہا اس کام کے لئے سرمایہ بہم پہونچا سکتا۔ مگر اسلامی سرمایہ سے کسی کام کو شروع کرنیکی سوچھ تو دور کی بات تھی۔ مسٹر عبداللہ صاحب نقشہ کو بغور دیکھنے کی تکلیف گوارا نفرما سکے۔ ورنہ اوپر فوراً واضح ہو جاتا کہ عیسائی کمپنی کی جس مجوزہ لائین (بندر سعید سے براہ اہواز بصرہ یا کویت تک) کی وہ تائید کر رہی ہین اوس سے مسلمانون کو نہ مذہبی یا تجارتی کوئی فائدہ نہین۔ اسکے ساتھ ہی ایک سرسری نظر سے اونکو معلوم ہو جاتا۔ کہ کونسی لائین یہ سب مقاصد پورے کر سکتی ہے۔ اور اس وقت وہ یقیناً وہی خط تجویز کرتے جو کیل مین درج ہو چکا ہے۔

جلسہ مذکورہ کی روئیداد معزز ہمعصر جریدہ روزگار سے پڑھکر ہمکو سخت رنج ہوا اور اوسی رنج و افسوس کی حالت مین مسٹر عبداللہ صاحب اور دیگر چند معززین شرکاء جلسہ کو جنمین ہمعصر مذکور کے مالک بھی شامل تھے مفصل عریضے لکھکر التماس کیا گیا کہ ایک غیر قوم کی کمپنی کی مدد کرنے کی بجائے اگر اس موقعہ سے فائدہ اٹھاکر اسلامی کمپنی بنانے کی تحریک اور کوشش کیجائے تو اون صاحبون کی شان کے زیادہ شایان ہوگا۔ مگر سوا ایک صاحب کے جنکی تحریر بہت کچھ حوصلہ دلانیوالی ہے اور کسی صاحب نے اب تک جواب سے مشکور نہین فرمایا۔ شاید اونکا بلند منصب اور تمول کسی قومی تحریک کی تائید مین دو سطرین لکھنے کی زحمت اٹھانے کو بھی کسر شان سمجھتا ہوگا۔ بہرحال مسٹر عبداللہ بدرالدین صاحب سے جو اس معاملہ مین بہت سرگرم معلوم ہوتے تھے۔ اور نیز جریدہ روزگار کے اولوالعزم پروپرائیٹر سے جو خدمت قوم و ملت مین شہرہ آفاق ہین۔

ایسی لاپرواہی کی ہرگز امید نہ تھی۔ اور ان باتون کو مدنظر رکھکر ہمین مجبوراً یہ قیاس کرنا پڑتا ہے کہ کم از کم ان دونون صاحبون کو ہمارے عریضے نہین ملے ہونگے۔ اسی لئے اس دفعہ بذریعہ اخبار انکو مخاطب کر کے دیگر بہی خواہان ملک آنریبل حاجی محمد اسمٰعیل صاحب حاجی بادشاہ صاحب ترکی قونصل مدراس و دیگر صاحبان کو بھی بالخصوص اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اسبارہ مین اڈیٹر وکیل کو اپنی رائے سے مطلع فرمانے سے دریغ نہین فرمائینگے۔ جسکا ارادہ ہے کہ اگر مناسب تعداد ابنائے ملک کی اوس سے متفق الرائے ہو جائے تو وہ اس تجویز کی تکمیل کے لئے باقاعدہ کارروائی کا آغاز کر دی۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ +

سرحدی فساد

پچھلے ہفتہ کی بارش کل ہندوستان مین ہوئی۔ مگر فوجکی خوش قسمتی سے سرحد پر نہوئی تھی۔ لیکن اس ہفتہ درہ خیبر اور وادی باباوبازار مین بھی ویسی ہی متواتر اور تابڑتوڑ بارش ہوتی رہی جیسی کہ پنجاب مین۔ اس سے گو غنیم کی مستعدی اور تاخت و تاراج سے بہت کچھ آفاقہ ہو گیا۔ مگر ہماری فوج کو بھی کیچڑ۔ سردی اور برف سے جو تکلیف پہونچی ہوگی اوسے بآسانی قیاس کیا جا سکتا ہے جنرل لوکہارٹ نے باین خیال کہ میعاد کے ختم ہونے پر اگر پیش قدمی ضروری ہوئی تو زیادہ توقف نہو اسی ہفتہ سے فوج کے کچھ حصہ کو کسیقدر آگے بڑھکر ڈیرہ ڈالدینے کا حکم دیا تھا۔ اور سڑکون کی درستی وغیرہ بھی بڑے زور و شور سے کیجا رہی تھی جسمین بارش سے بہت کچھ تعویق پڑ گئی۔ اور تیسرے بریگیڈ کو بھی جو ۱۳ فروری کو سمانی سے بڑھکر بابار دریلکے قریب سائی کوٹ مین مقیم ہوا تھا کسی قدر سخت بے آرامی ہوئی۔

میعاد کے ختم ہونے مین اب صرف ایک یا دو دن رہگئے ہین۔ لیکن آفریدیون کیطرف سے اطاعت قبول کرنیکے کوئی آثار نہین پائے جاتے۔ کسی کسی دن یہ خبرین آتی رہین کہ غالباً معاملہ صلح صفائی سے طے ہو جائے۔ مگر اونکی تصدیق کبھی نہ ہوئی۔ دکا خیلیون نے کہلا بھیجا تھا کہ ہم نقد روپیہ جسقدر سرکار چاہے جرمانہ مین دیسکتے ہین۔ مگر بندوق ایک بھی نہین دیسکتے۔ بالفاظ دیگر اونہون نے اطاعت قبول کرنیسے اسیطرح صاف انکار کر دیا ہے۔ اور آخر مین جنرل لوکہارٹ کی اس نئی رعایت کا بھی جو انہون نے رمضان کے ختم ہونے تک آفریدیون کو میعاد دیدینے کے بارہ مین کی ہے اولٹا اثر پیدا ہوتا دکھلائی دیتا ہے۔ ہم اس نرمی سے پچھلے ہفتہ مین ہی اختلاف رائے ظاہر کر چکے ہین۔ اس ہفتہ رسول نے بھی یہی رائے ظاہر کی ہے۔ یہ درست ہے کہ ایسے کٹھن ملک مین خواہ اوسکا رقبہ کتنا ہی تھوڑا کیون نہ ہو اور پھر جاڑے کے موسم مین آفریدیون ایسے بہادر۔ آزادی پسند اور قادر انداز قوم کو مغلوب و فتح کرنا بچون کا کھیل نہین اور اونکی موجودہ طرز مخالفت کی موجودگی مین یہ قضیہ چند دنون یا ہفتون مین کسی طرح حسب مراد طے نہین ہو سکتا۔ مگر یہ مشکل انگریزی گورنمنٹ کو ہی پیش نہین آئی۔ اس صدی مین روس کو علاقہ کوہ قاف مین۔ آسٹریا کو بوسنیا و ہرزی گوینا مین اور ترکون کو کوہسار رہودوپ و البانیا مین بعینہٖ ویسی ہی صورتین درپیش آچکی ہین۔ جنہین استقلال اور ثابت قدمی سے کام لینے پر آخر پوری کامیابی حاصل ہو گئی۔ اگر وہ بھی ہماری طرح دودلی پالیسی پر چلتے تو اونکی سرحدون پر بھی کبھی امن قائم نہ رہتا۔ اور روس کو وسط ایشیا مین اسطرح بیخوف و خطر بڑھے چلے جانا نصیب ہو سکتا جن لوگون کا یہ خیال ہے کہ ہمکو شمال مغرب کیطرف مقبوضات آگے بڑھانے کی کوئی احتیاج نہین ہم نے روس اور افغانستان سے حدود کی پختہ تعیین کر لی ہے جس سے نہ وہ آگے آسکتے ہین نہ ہم پرے جا سکتے ہین وہ لوگ سخت غلطی پر ہین۔ لارڈ لارنس مرحوم اور لارڈ لٹن کی پالیسی پر چلکر جسکی غلطی اور موجودہ زمانہ مین اوسکا قطعی ناکارہ پن یکم نومبر کے پرچہ مین بالوضاحت ثابت کیا جا چکا ہے موجودہ مقبوضات پر قناعت کرنیکا بہت کچھ خمیازہ اٹھا چکنے کے بعد آخر اوس وقت جبکہ روس کل وسط ایشیا پر متسلط ہو گیا ہمکو "سائنٹیفک فرنٹیر" (سرحد کی ایسی تعیین جو قدرتی طور پر نہین بلکہ علمی و مصنوعی اصول پر مبنی ہو) مقرر کرنیکا مجبوراً بہانہ کر کے پامیر وغیرہ تک کے کل علاقہ کو اپنی حمایت مین لینا پڑا جسپر روسیونکی پالیسی پر کاربند ہو کر پورا تسلط بٹھا دینا سخت لازمی ہے۔ اور اس ضرورت کو گورنمنٹ بھی ویسا ہی جیسا کہ مسٹر کرزن نائب وزیر خارجیہ اور نواب وزیر ہند کی تقریرون سے جو تاروں کے کالمون مین درج ہیں معلوم ہو چکا ہے۔ بخوبی سمجھتی ہے۔ مگر اسکی تکمیل مین جو مصائب و مشکلات حائل ہین اونکا مقابلہ کرنے سے ساتھ ہی پہلوتہی بھی کرنا چاہتی ہے اوسکا منشا ہے کہ سانپ بھی مرے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ لیکن علاقہ مذکورہ مین جس تماش کی قومین آباد ہین وہ

وہ سوائے ہاتھون کچھ بھی تعداد ہی قبول نہین کر سکتین۔ دوسری صورت مین مطلب اور کامیابی ہو سکتی ہے چنداں اگر نہ ہو۔ اور اسی صورت مین اونکا اعتراض بجا ہوگا کہ وہ ہمارے ساتھ ہو کر بھی ہمارے خلاف ہو گئے۔ اور ہمکو ہی آفریدیون کو اونکے علاقہ مین گھس کر سزا دینی پڑی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی چھاؤنی نہین چھوڑی۔ اور اونکے بعد بھی ہمارے ہی ہاتھ مین ہتھیار رہے۔ اور ہم نے اونکو ہتھیار رکھنے کی اجازت دیدی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی سڑک نہین بنائی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی تار نہین بچھایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی ریلوے لائین نہین بنائی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی تجارتی منڈی نہین قائم کی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی ہسپتال نہین کھولا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی مدرسہ نہین کھولا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی ڈاکخانہ نہین کھولا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی تھانہ نہین کھولا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی عدالت نہین کھولی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی جیل نہین کھولی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی فوج نہین رکھی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی پولیس نہین رکھی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی ٹیکس نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی محصول نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی چنگی نہین لگائی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی زکوٰۃ نہین لگائی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی عشر نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی خراج نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی جزیہ نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی خمس نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی صدقہ نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی فطرہ نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی قربانی نہین لگائی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی حج نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی عمرہ نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی زیارت نہین لگائی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی مجاورت نہین لگائی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی خدمت نہین لگائی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی نذر نہین لگائی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی منت نہین لگائی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی چڑھاوا نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی نیاز نہین لگائی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی فاتحہ نہین لگائی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی ختم نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی قل نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی چالیسواں نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی برسی نہین لگائی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی عرس نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی میلاد نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی محفل نہین لگائی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی مجلس نہین لگائی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی جلسہ نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی کانفرنس نہین لگائی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی سوسائٹی نہین لگائی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی انجمن نہین لگائی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی کلب نہین لگائی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی ریڈنگ روم نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی لائبریری نہین لگائی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی میوزیم نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی عجائب گھر نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی چڑیا گھر نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی باغ نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی پارک نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی تفریح گاہ نہین لگائی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی سیر گاہ نہین لگائی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی شکار گاہ نہین لگائی۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی جوا خانہ نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی شراب خانہ نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی قحبہ خانہ نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی رنڈی خانہ نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی بھڑوا خانہ نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی ہیجڑا خانہ نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی مخنث خانہ نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی زنانہ خانہ نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی مردانہ خانہ نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی بچہ خانہ نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی بچی خانہ نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی بوڑھا خانہ نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی بوڑھی خانہ نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی جوان خانہ نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی جوانی خانہ نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی ادھیڑ خانہ نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی ادھیڑی خانہ نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی بڈھا خانہ نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی بڈھی خانہ نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی مرد خانہ نہین لگایا۔ اور اونکے علاقہ مین کوئی عورت

عثمان دقنہ

کے مختصر حالات ۹۶ء کے کسی پرچہ میں جبکہ سوڈان پر مسٹر گجنر نے اول مرتبہ چڑھائی کی تھی درج کئے گئے تھے۔ اس نامور شخص کے نام سے اخباری دنیا میں غالباً کوئی شخص ناواقف نہیں ہوگا۔ اسکی شجاعت اور بہادری دیکھ کر جیسا کہ اہالی یورپ کا قاعدہ ہے یورپ کی مختلف قوموں نے ادہم باشا کی طرح اسکو بھی اپنی طرف منسوب کرنا شروع کر دیا تھا۔ اب چونکہ عنقریب خرطوم پر حملہ ہونے والا ہے جسکے دوران میں اسکا اکثر ذکر اخباروں میں ہوتا رہیگا۔ اسلئے مصر کے اخبار الہلال سے اسکے کسی قدر مفصل حالات ناظرین کی آگاہی کیلئے درج کر دئے جاتے ہیں:۔ "اسکا نام عثمان دقنہ (جسے اب تک عموماً دغمہ یا دغنہ کہا جاتا رہا ہے)۔ اور لقب ابابکر ہے۔ محققوں میں اسکی حسب و نسب کے بارہ میں اختلاف ہے مگر غالب رائے یہ ہے کہ وہ ترکی الاصل ہے۔ اسکے اجداد سلطان سلیم کے ساتھ جب اس نے ۱۵۱۷ء میں مصر پر حملہ کیا تھا یہاں آئے اور شرقی سوڈان میں جا کر سواکن میں مقیم ہو گئے۔ اس نواح میں ہندوہ قبیلہ کے عرب آباد ہے۔ جن سے ان کا باہمی ازدواج سے خلط ملط ہو گیا۔ اور دقنہ ای کے نام سے انہوں نے اپنا علیحدہ قبیلہ بنا لیا جسکا کچھ حصہ اکویت میں اور باقی سواکن میں سکونت پذیر ہو گیا۔ عثمان دقنہ سواکن والے حصہ میں سے ہے۔ وہ اس بندر میں ۱۸۳۷ء میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ تاجر تھا۔ وہ بھی جوان ہو کر غلاموں اور سوڈان کی دیگر پیداوار کی تجارت کرنے لگ گیا۔ اور رفتہ رفتہ مشہور اور متمول سوداگر بن گیا۔ اسوقت اسکے پاس سینکڑوں خدام اور نوکر چاکر موجود تھے اور وہ کمال عیش و آرام سے زندگی بسر کرتا رہا حتی کہ حکومت مصر نے غلاموں کی تجارت بند کر دی۔ یہ امر دیگر تجار غلامان کی طرح اسکی بھی سخت شاق گذرا۔ اور اسکی حالت ردی ہو گئی۔ وہ حیران تھا کہ اب کونسا نیا کام شروع کرے۔ اسکے نزدیک گورنمنٹ کا یہ فعل صریح شرع کے مخالف اور مبنی بر ظلم تھا۔ وہ اسی رنج و غم میں تھا کہ وہ محمد احمد مہدی کے ظہور کی خبر سنکر بہت خوش ہوا۔ اور اس کا مآل کار دیکھنے کا منتظر ہو بیٹھا۔ آخر جب ۱۸۸۳ء میں احمد نے صوبہ کارد وفان کے صدر مقام ابیض کو فتح کر لیا تو عثمان کو اسکے دعوی کی سچائی کا پورا یقین ہو گیا۔ کیونکہ اسکے خیال میں حکومت کا عمل محض ظلم تھا اور اس نے سنا ہوا تھا کہ مہدی اسوقت آئیگا جب دنیا ظلم سے پر ہو جائیگی جسکو وہ اکر عدل سے معمور کر دیگا۔ چنانچہ اس نے ابیض جا کر مہدی کے ہاتھ پر بیعت کی اور اسکو فتح و نصرت کی مبارکباد دیکر حسب مقدور نذرانہ پیش کیا اسوقت شرقی سوڈان میں مہدی کا کوئی مرید نہ تھا۔ اور نہ اسکی تابعین میں کوئی شخص اسکی زبان (جسے بجاویہ کہتے ہیں) اور وہاں کے باشندوں کے اخلاق سے واقف تھا۔ مہدی عثمان کی بیعت سے بہت خوش ہوا۔ اور اسکو شرقی سوڈان کا عامل مقرر کر کے ہندوہ۔ لبشارہ اور دیگر عرب قبائل کے مشائخ کے نام خط لکھدئے کہ عامل علاوہ عثمان کی جھنڈی کے گرد جمع ہو کر دین کی مدد کریں عثمان یہ خطوط لیکر اگست ۱۸۸۳ء کو بمقام اکویت اپنے کنبہ میں پہونچا۔ اور وہاں سے کل مشائخ کو خط بھیجدیئے۔ طریقہ مجذوبیہ کا بڑا شیخ مسمی طاہر جسکو بہت اقتدار حاصل تھا اسکا معاون ہو گیا اور تھوڑے عرصہ میں عثمان کے پاس شبیار ہندوی عرب جمع ہو گئے جن سے اس نے مصریوں سے طوکر سواکن سنکات پر حملہ کر کے سوائے سواکن کے تمام علاقہ لے لیا۔ اس نواح میں اسکے کارنامے سب کو معلوم ہیں زیادہ توضیح کی ضرورت نہیں۔ تاریخ تقری سے پچھلے سال (۱۸۹۶ء) کے مصری حملہ تک عثمان برابر شرقی سوڈان میں رہا۔ پھر بربر اور وہاں سے خلیفہ تعایشی کے پاس ام درمان چلا گیا۔ اور اب تک وہیں مقیم ہے +

عثمان دقنہ کی عمر اب ساٹھ برس کی ہے۔ اسکا قد لمبا جسم چوڑا۔ رنگ گندمی۔ داڑھی فراخ چہرہ بڑا۔ فراخ سینہ۔ آنکھیں بڑی بڑی۔ ابرو ملی ہوئیں جنکے بال پلکوں پر پڑتے ہیں منہ بڑا۔ ناک معتدل ہے۔ وہ برابر سریع الحرکت اور مسافت بعید پیدل طے کرنے پر قادر ہے۔ اور کھانا بہت کھاتا ہے۔ مذہب میں متعصب اور گرمجوش اور بہت رقیق القلب ہے۔ آنسو فوراً بہہ آتے ہیں عربی بہت اچھی لکھتا ہے فصیح و بلیغ میں عالم متبحر ہے اور ترکی کی بجائے عربی زبان میں فصاحت کے ساتھ بولتا ہے و

تقی

ترکمانوں اور انکی مشہور مسکن گیک ٹیپ کی نسبت اسی جماعت کا ایک شخص جسکا ذکر پچھلے ہفتہ ہو چکا ہے حسب ذیل لکھتا ہے:۔ ہم ۲۲ نومبر کو باکو سے روانہ ہو کر ۱۸ گھنٹوں کی بحری سفر کے بعد بحیرہ کاسپین کے مشرقی ساحل کی بندرگاہ کراسنوودسک پہونچے۔ اور چند گھنٹے آرام کر کے اسی دن ۳ بجے شام کو سپیشل ٹرین پر سوار ہو گئے جو دن کی نو بجے گیک ٹیپ پہنچی یہاں کے سٹیشن پر ٹرین نے ایک گھنٹہ قیام کیا۔ اور اس اثنار میں ہم نے شہر کی گشت کی۔ یہ روسیوں کی فتح سے پہلے تقی ترکمانوں کے علاقہ کا صدر مقام تھا جسکو روسیوں نے سخت معرکہ آرائی اور محاصرہ کے بعد جو موجودہ زمانہ کے مشہور واقعات میں شمار ہوتا ہے ۲۴ جولائی ۱۸۸۱ء کو فتح کیا۔ ترکمان یہاں سے نکلکر ایرانی علاقہ پر یورشیں کرتے رہتے تھے اور وہاں سے مرد و زن پکڑ لایا کرتے تھے۔ مرد یورٹوں کے چرانے پر لگائے جاتے تھے اور عورتیں حرم سراؤں میں داخل کر لیجاتی تھیں جنرل سکوبیلاف نے اسی ایک مہینہ کی صعب محاصرہ کے بعد فتح کیا تھا۔ ترکمانوں کا قلعہ اب تک موجود ہے وہ یلوی لائن سے سو گز کے فاصلہ پر شمال کیطرف واقع ہے۔ وہ بیضاوی مستطیل شکل کا بنا ہوا ہے بیرونی دیوار جو ۶ گز چوڑی ہے مٹی کی ہے اندر کیطرف سے انکی بلندی ۱۲ فیٹ اور باہر کیطرف حسب موقع ۱۸ سے لیکر ۲۰ فیٹ بلند ہے بیرونی دیوار کی بلندی میں دو ثلث قد آدم فصیل کی اونچائی بھی شامل ہے خندق کے نشان اب تک کہیں کہیں موجود ہیں جن سے پایا جاتا ہے کہ وہ چار فیٹ سے زیادہ گہری نہ تھی۔ بدوران محاصرہ ان دیوار تک اندر ترکمان جھکتا ئوں یعنی خیموں میں رہتے تھے۔ انکا شمار معہ زن و بچہ ۳۰ ہزار تھا اور خیمے نو ہزار کے قریب تھے۔ محصورین کو پانی ایک آبپاشی کی نہر کے ذریعہ قلعہ کے اندر پہونچتا تھا۔ یہ نہر شمالی مشرقی گوشہ سے قلعہ میں داخل ہوتی تھی روسیوں نے اسکو کاٹ کر محصورین کو پیاسا مارنیکی کبھی کوشش نہ کی کیونکہ اس صورت میں وہ قلعہ کو چھوڑ کر بھاگ جاتے اور اس طرح سے روسی انکو پوری سزا دینے سے معذور ہو جاتے۔ ایام عذر کی محاصرہ دہلی کیطرح یہاں بھی حملہ آوروں کی تعداد محافظین سے کم تھی۔ روسی افسر کے ماتحت صرف تین ہزار فوج تھی اور محصورین کو پانچ سے کم از کم اس سے چھ گنا زیادہ نبرد آزما تھے۔ اسلئے قلعہ کا کامل محاصرہ کرنا یا اگر محصورین بھاگنے کی کوشش کرتے تو اس سے انکو باز رکھنا بالکل محال تھا۔ مگر اس کمی کے مقابلہ میں روسیوں کے پاس توپخانہ بہت تھا۔ روسیوں کے مورچوں سے ۵۶ توپیں اور تیرہ غباری قلعہ پر گولہ باری کرتے تھے اور محصورین کے پاس صرف ایک پرانی ایرانی توپ تھی جو شمال مغربی زاویہ پر نصب کیگئی تھی۔ بنابریں روسیوں نے گولہ باری کرتے ہوئے اور جنوب مشرقی زاویہ اور مشرقی دیوار کو سرنگوں سے اڑانے پر انحصار کیا پھٹنے والے گولوں کی کئی ٹکڑیاں ابھی تک قلعہ میں موجود ہیں جن سے پایا جاتا ہے کہ غبارے بہت بڑے حجم کے تھے۔ گولہ باری سے ترکمانوں کو سخت نقصان پہونچا۔ مگر انہوں نے حوصلہ بالکل نہ ہارا۔ محصورین نے تین دفعہ سخت اندھیری راتوں کو روسیوں پر شب خون ماری۔ ۹ جنوری کی شبخون میں ترکمانوں نے روسیوں کی خندقوں ہی کو نہیں بلکہ ایک موچہ کو بھی جسپر ۴ توپیں تھیں حملہ کے جھٹکے سمیت لے لیا۔ انمیں سے تین توپیں تو روسیوں نے پھر فوراً ہی چھین لیں مگر چودہویں آخری تک ترکمانوں کے قبضہ میں رہی۔ جب یہ توپ روسیوں کے ہاتھ آئی تو انہوں نے کمال خوشی کا اظہار کر کے اسے پھولوں سے سجا کر بڑا بہاری جلوس تیار کیا۔ جنرل کوروپاٹکن موجودہ وزیر جنگ اسوقت جنرل سکوبلاف کے ماتحت سٹاف افسر تھا قصد کردہ بالا شبخون میں جو شخص ترکمانوں کا کمانڈر تھا وہ اب روسی باقاعدہ فوج یعنی ترکمان ملیشیا میں لفٹنٹ ہے۔ اور نہ فقط روسیوں کا بڑا ہوا خواہ بلکہ جنرل مذکور کا بڑا گہرا ذاتی دوست بھی ہے اس سے روسیوں کی تالیف قلوب کا بخوبی پتہ ملسکتا ہے۔ برخلاف اسکے یہ کیسا قابل افسوس امر ہے کہ شاید ان دیسی بہادروں میں سے ایک شخص بھی جنہوں نے غدر میں انگریزی اقتدار کی ڈگمگاتی ہوئی کشتی کو پھر صحیح و سالم کنارہ پر پہونچا دیا تھا کسی انگریزی وزیر۔ وائسرائے گورنر یا جرنیل کے ذاتی دوست ہونیکا فخر نہیں کر سکتا ہوگا۔ مزید برآں گو دیسی فوج اور افسروں کی بہادری کو برابر

تسلیم کیا جاتا ہے لیکن درآنحالیکہ روسیون کی فوج باقاعدہ و بیقاعدہ مین کئی دیسی کرنیل اور جرنیل ہین اور فوجونکی کمانون پر مامور ہین - ہندوستان مین ایک دیسی بہی لفٹنٹی تک کے ادنے عہدہ پر نہین اور نہ ہو سکتا ہے - کرنیل محمد اسلم خان البتہ ایک خوش نصیب صاحب ہین جو خیبر رائفل مین ممتاز عہدہ رکہتے ہین - مگر وہ بہی ایکطرح سے جنگی منصب کی نسبت زیادہ تر پولیٹیکل کام پر مامور ہین - یہہ مقابلہ صاف بتا رہا ہے کہ اسبارہ مین ہماری عادل و فرزانہ گورنمنٹ کیلئے روسیون ایسی نیم مہذب قوم سے بہی بہت کچہہ استفادہ کرنیکی ابہی گنجائش باقی ہے - وکیل)

"قصہ مختصر جب گولہ باری سے جنوب شرقی برج منہدم ہوگئے - اور سرنگ کے اڑنے سے مشرقی دیوار مین ایک سو گز کا رخنہ پڑگیا تو روسیون نے دہوکہ دینے کیلئے کچہہ تہوڑی سی فوج کرنیل حیدر کے ماتحت جنوب مغربی گوشہ کیطرف روانہ کرکے دو زبردست کالمون مین شکاف پر حملہ کردیا - اور سخت معرکہ کے بعد گیک ٹیپ فتح ہوگیا - بعض شخصونکا بیان ہے کہ روسیون نے زن و بچہ پیر و جوان جو سامنے آیا سبکو تہ تیغ کردیا - مگر جنرل کروپاٹکن بیان کرتے ہین - کہ گولہ باری مین جو عورتین و بچے ہلاک ہوئے سو ہوئے تلوار سے کسی کو قتل نہین کیا گیا تہا - روسی آخری حملہ مین اپنے مقتولین کی تعداد دو افسر اور ۵۵ سپاہی اور کل محاصرہ کے دوران مین جسقدر قتل و زخمی ہوئے اونکی تعداد ۲۳۸ بتاتے ہین - مگر قبرستان زبان حال سے اسکی تکذیب کر رہی ہین - جنرل کروپاٹکن کہتے ہین کہ اس محاصرہ مین ہماری چار سو آدمی اور محصورین کے ۹ ہزار قتل ہوئے تہے - تقی ترکمانون کے برخلاف کل لڑائیون مین وہ روسی مقتولین کا شمار بارہ سو بیان کرتے ہین - انہی کا بیان ہے کہ روسیون نے عورتون کو قتل کرنا تو علیحدہ رہا - آخری حملہ سے ایکدن پہلے ترکمانون کو کہلا بہیجا تہا کہ اپنے قبائل کو قلعہ سے باہر بہیجدو - جسکا جواب ترکمانون نے یہ دیا کہ "اگر تم ہماری عورتون اور بچون کو لینا چاہتے ہو تو ہماری لاشین پہاندنیکے بعد تمہاری خواہش پوری ہو سکتی ہین"

"ترکمانون کو ۱۸۸۱ء مین ایسا سبق ملا کہ پھر اونہون نے ایرانی علاقہ مین یورش کرنیکا کبہی نام نہین لیا - اور امن پسند روش زندگی اختیار کرلی - آجکل وہ امریکن روئی کی جس کے تخم روس سے بہم پہونچائے جاتے ہین - بہت کاشت کرتے ہین - پچہلے برس اونکے علاقہ سے ۶۳ ہزار ٹن روئی ریل پر روس کو بہیجی گئی تہی - متروکہ قلعہ کی مغربی دیوار کے پاس روئی کو صاف کرنے اور باندہنے کا کارخانہ ہے - جسکا مالک ایک یہودی ہے - مینے اسمین اکثر ترکمانون کو کام کرتے ہوئے دیکہا - سٹیشن پر ساٹہہ یا ستر معزز دہقانی ہماری دیکہنے کیلئے آئے تہے - یہ لوگ یعنی ترکمان قد و قامت جسامت اور رنگ مین بالکل ہندوستان کی سرحد کے پٹھانون کے مشابہ ہین - ان کے نمبردار پہلے خان کہلاتے تہے - جب سے روسیون کا قبضہ ہوا ہے "ستارشنیا" کہلاتے ہین ترکمانون اور اون کے علاقہ نے اور تو سب باتون مین ترقی کی ہے - مگر ایک امر مین وہ بہت متنزل ہوگیا ہے - زمانہ قدیم مین یہان کے گہوڑے بہت مشہور تہے - اور جنوبی ہند مین اونکی بڑی قدر ہوتی تہی - اور ہر سال وہان یہ بہ تعداد کثیر بہیجے جاتے تہے - مگر اب ان گہوڑونکی نسل تقریباً معدوم ہوگئی ہے - کیونکہ تاخت و تاراج کیلئے اونکی ضرورت ہوتی تہی جب ترکمانون نے یہ پیشہ چہوڑ دیا تو انکو گہوڑون کی بہی احتیاج نہ رہگئی - چنانچہ روسی فوج کے لئے بہی اب کوہ قاف اور دریا ڈان کے علاقون سے گہوڑے لائے جاتے ہین"

فساد الاحساء کے متعلق اس ہفتہ مزید خبر یہ موصول ہوئی ہے - کہ شروع جنوری مین عساکر عثمانیہ کی تین پلٹنین بصرہ پہونچ چکی تہین اور چھ اور عنقریب پہونچنے والی تہین - یعنی جملہ نو پلٹنین (سوار و پیادہ) اس مہم مین جو قاسم بن ثانی پر حملہ کرنیکے لئے تیار ہو رہی ہے شامل ہونگی - المؤید مورخہ ۲۶ - جنوری لکہتا ہے کہ "حملہ کی نسبت عام افواہ ہے کہ وہ بحری راستہ سے کیا جائیگا - اور مبارک الصباح حاکم کویت اپنی سوار و پیادہ فوج لیکر حکومت کی امداد کے لئے براہ خشکی ابن ثانی پر حملہ کریگا - ابن ثانی جو مبارک الصباح کی ہمت و کوشش سے دولت کی نظرونمین مقہور ہوا ہے اسوقت قطر سے باہر بدوی اور شہریون کی جماعت کثیر لیکر مقابلہ کیلئے مستعد کھڑا ہے - مگر خدا کرے اوسے یہ ہدایت آجائے کہ دولت علیہ کا مقابلہ کرنا امام اعظم پر خروج کرنا ہے - اور امام اعظم (یعنی امیر المومنین سلطان المعظم) پر جو خروج کرے وہ شریعت غرا کے حکم کے مطابق خدا و اوسکے رسول سے محاربہ کنندہ ہوتا ہے"

اس کے بعد یہی اخبار تازہ ترین خبر کے حوالہ سے تحریر کرتا ہے کہ ۲۸ - رجب تک ترکی فوجکی بارہ پلٹنین تین عثمانیہ جہازات بغدادی - موصل اور رصافت پر بصرہ پہنچین جنکے ساتھ مکمل توپخانہ اور کامل ذخیرہ و سامان کے علاوہ ۲۲ ہزار پونڈ بہی تہے - یہ رقم ان اخراجات سے علاوہ ہے جو خزانہ بصرہ سے مہم کی تیاری پر خرچ ہو رہی ہے - اور گو بظاہر یہ فوجکشی قاسم و صالح کے برخلاف کیجا رہی ہے مگر فی الحقیقت انگریزی حرص و طمع کے برخلاف ہے - کیونکہ سلطنت عثمانیہ کو خاصکر انگریزون کے جزائر بحرین پر قبضہ کرلینے اور ساحل ملحقہ مین اپنی چالون کا جال بچہا دینے سے یہ اندیشہ ہوگیا ہے کہ وہ بندر قطر پر بہی قبضہ کرنیکا ارادہ رکہتے ہین"

نجد کے متعلق اسی اخبار کا خاص نامہ نگار لکہتا ہے کہ امیر محمد بن الرشید ذات الجنب کی مرض سے جو پندرہ دن تک ہوتی رہی فوت ہوئے - اور سات دن تک کوئی شخص اونکا جانشین نہ مقرر ہوا - آٹھوین دن مرحوم کے چچازاد بہائی **حمود العبید** نے مرحوم کی اولاد - خاندان رشیدیہ کے کل افراد اور شہر حایل کے اکابر اہالی کو جمع کرکے محمد مرحوم کے بہتیجے عبد العزیز بن معتب کی بیعت کی - اوسے دیکہکر باقی سب لوگون نے بہی بخوشی نوجوان عبد العزیز کی امارت قبول کرلی - کیونکہ امارت مین حمود کے سوا اور کوئی شخص عبد العزیز کا رقیب نہ تھا - اور جب اس تجربہ کار معمر نیک مرد نے یہ خیال کرکے کہ خانہ جنگی ہمیشہ خاندان کی تباہی کا باعث ہوتی ہے سب سے اول عبد العزیز کو امیر تسلیم کرلیا تو اور کسکو عذر ہو سکتا ہے

"امیر جدید نے گدی نشین ہوتے ہی اپنی قوم و قبائل شمر کو جمع کرکے زبردست مہم تیار کی ہے اور کسیطرف حملہ کرنیکا ارادہ رکہتا ہے - یہ کسیکو پختہ خبر نہین کہ کسطرف کا قصد رکہتا ہے - لیکن بعض کا قیاس ہے کہ وہ عرب قبیلہ عتیبہ پر جو حجاج کو راستہ مین ہمیشہ تکلیف پہنچاتا رہتا ہے - فوجکشی کا عزم رکہتا ہے - اگر یہ خبر درست ہے تو اسمین کسیکو کلام نہوگا - کہ امیر موصوف نے اپنی امارت کا آغاز بہت اچہے کام پر کیا ہے"

انگلینڈ اینڈ انڈیا - اس کتاب کو لالہ بیجناتھ صاحب بی - اے ایڈیشنل جج سہارنپور نے پہلے انگریزی مین تصنیف کیا تہا جسپر ولایت اور ہندوستان کے اکثر انگریزی اخبارات نے ریویو کرتے وقت مصنف کی پاکیزہ خیالات کی بہت تعریف کی تہی - اب لالہ صاحب موصوف نے اپنے اردو خوان ہموطنون کے فائدہ کیلئے جابجا مناسب ترمیم و اضافہ کرکے اردو مین تحریر کیا ہے - یہ کتاب ۱۲ بابون مین منقسم ہے جنمین مصنف کی سیاحت یورپ کے حالات دلچسپ پیرایہ مین بیان کرنیکے ساتھ ہی ساتھ وہانکی گورنمنٹون اور طریقہ انتظام کی کیفیت ملکہ معظمہ کی مختصر سوانح عمری انگلستان کے چند جلیل القدر مدبرین اور باکمال شعرا مصنفین اور سائنس دانون کی چند بینظیر خیالات بطور نمونہ - اور تجارتی و صنعتی کارخانون کے حالات درج کرکے ہندوستانیون کو نہایت موثر طریق سے بتایا گیا ہے کہ یورپین تہذیب و شائستگی کی کون کون سی باتین ہمارے لئے مفید اور کن کن کی تقلید ہندوستان کے لئے مضر ہے - آخر مین یورپ کے مختلف مذہبی فرقون اور دیگر ادیان پر بھی قابل تعریف بحث کرکے اس امر کو بہت خوبی کیساتھ ثابت کیا ہے کہ اچھی باتون کو سب مذاہب مین اچہا اور بری چیزون کو برا بتایا گیا ہے - یورپ اور مصر کے چند بڑے بڑے شہرونکے علاوہ جزیرہ لنکا اور بودہ مذہب کے حالات بہی مختصر مگر واضح طور پر بتائے گئے ہین - اس کتاب کا مطالعہ ہر اردو خوان اور بالخصوص نوجوان انگریزی خوانون کو جو جنٹلمین بننے کے بہت شوقین ہین بے اندازہ فائدہ بخش سکتا ہے - اسکے پڑہنے سے اونکو معلوم ہو جائیگا - کہ ہندوستانی کن اوصاف سے سچے جنٹلمین بن سکتے ہین - یہ کتاب چہپائی اور کاغذ کے لحاظ سے بہی کچہہ کم تعریف کی مستحق نہین - حجم تین سو صفحے کے قریب ہے - مگر بلند ہمت

ہمارے مخدوم منشی عزیز احمد صاحب نے گلاسگو سے مندرجہ ذیل مراسلت کے ساتھ ہی اس ہفتہ کی ولائتی ڈاک میں ایک عربی انگریزی ڈکشنری اور ایک عربی گریمر بزبان انگریزی اس غرض سے ارسال فرمائی ہیں کہ کارخانہ وکیل ہندوستانی مسلمان بھائیونکی آسانی کے لئے اسیطرح کی لغات اور قواعد اردو زبان میں تیار کرے - کارخانہ وکیل اس بلند خیال محب قوم کے ارشاد کی حتی الامکان جلد تعمیل کرنیکی کوشش کریگا - مگر چونکہ وہ جناب منشی صاحب محمد وجیہ اس نیک کام کی تکمیل میں کوئی بوجھ ہے منشی صاحب اپنے بینظیر خیالات اور بیش قیمت نصائح سے جس سے امید ہے کہ وہ ناظرین وکیل کو برابر مستفید فرماتے رہینگے ملک اور قوم کی کچھ کم خدمت نہیں کر رہے - جس کے لئے وہ بہت بڑے شکریہ کے مستحق ہیں +

برطانی راج - خدا برطانی راج کو سلامت رکھے اور ہمکو حوصلہ دے کہ پھرتی سے انگریزی اقبال کے زیر سایہ ہماری بیچاری مسلمان قوم ترقی کرے - (۱) علم اول شے ہے جسکو ہم شب و روز پالیں جو قرآن شریف عربی میں نہ پڑھسکیں اور اردو ترجمہ نہ سمجھ سکیں انکو اسلام کی خوبی بہت کم نصیب ہے امیر دس ہزار روپئے دیوے اور غریب مولوی سیپارہ عم پڑھادے - ان دو نعمتوں میں کون بہتر ہے - اگر آدمی شیطان نہ ہو تو اسکا جواب ایک ہی ہے - (۲) ہمارے بزرگوں مثلاً حضرت محمد عمر ابوبکر بلکہ ہندوستان کے بعضے بادشاہوں نے ریاضت سے روٹی کمائی اور ایک دن بھی کاہلی نہ کی ہے انڈیہ میں نیکمرد واعظوں کی ضرورت ہے - جو مسلمانوں کو جنابہ **قیصرہ ہند** کے زیر سایہ ترقی کرنے کا وعظ کہیں +

منشی محمد انشاء اللہ - جناب من آپکا اخبار مجھے بہت پسند ہے - یہ دلچسپ مضامین سے بھرا رہتا ہے - ہر بار جب میں وکیل کو دیکھتا ہوں - تو دل یہی سوال کرتا ہے کہ اگر یہ روزانہ نہیں ہو سکتا تو دو بار ہفتہ میں کیوں نہیں چھپتا - مگر اس مدت سے جلاوطن کو ہمارے صاحب مقدور نادہندگان کی اچھوتی چلن سے واقفیت نہیں - لہذا اس دور افتادہ کو مناسب نہیں کہ آپ یا دیگر معزز ایڈیٹرز کو صلاح دوں کہ یوں کرو - تاہم آپکو معلوم ہوگا کہ اگر آپ کوئی ہفتہ وار رسالہ برائے حوصلہ افزائی و رہنمائی چھپواتے رہیں تو قومی فائدہ ضرور ہو - حاجی محمد اسمٰعیل صاحب کی تجویز مختصر سوانح عمری مسلمانان کی اچھی ہے - اسی طرح حافظ صحت کا کام اچھا ہے - اسیطرح اگر کوئی مسلمان پبلشر مختصر وعظ نظم یا نثر ہفتہ وار چھپوائے تو قومی فائدہ ہو - کسی انگریزی سرمن کا ترجمہ - یا کسی آئت پر نظم - سیاحت اور تجارتی رہنمائی کے لئے بھی رسالے جلدی سے چھپوانا لازم +

ہماری شتابی - سلطان المعظم امیر کابل شہنشاہ جاپان رات دن اور بہت بیصبری سے قوم کی بہبودی کیواسطے کوشش کر رہے ہیں - قوم کے معنے امیر و معزز نہیں بلکہ غربا او بیچارے ہیں - ہمپر فرض ہے کہ فوراً ہزارہا انجمن بنا کر بغیر لحاظ نیچریہ شیعہ سنی سب قسم کے مسلمان قومی پہلو سے یکدل ہو جاویں - گورنمنٹ ضرور مدد دیگی +

امرتسر پوسٹ کارڈ - ۵ - جنوری کو ایک دوست نے مجھے امرتسر سے ایک پوسٹ کارڈ بھیجا جو گلاسگو میں میرے گھر میں تشریف لایا - ۲۴ - جنوری کو + اسی ڈاک سے ایک خط میرے ۱۸۷۸ء کے لنڈن کے پتہ کو بھیجا گیا - جو ابتک نہ ملا - غالباً آئندہ ہفتہ کو ملیگا - کیونکہ ۲۵ - جنوری کو میں نے لنڈن پوسٹ آفس کو لکھا کہ اس خط کو میرے گلاسگو کے پتہ پر روانہ کریں +

میرا پتہ + بندہ ۱۸۸۴ء سے گلاسگو کے ہلہڈ محلہ میں نمبر ۳۶ بینک سٹریٹ میں کرایہ کے گھر میں رہتا ہے - لنڈن میں کئی ایک پتہ پر رہ چکا اور اسیطرح بہت شہروں اور دیہات میں - روزہ رکھکر فدوی نے بہت سی کتابیں خریدیں اور عموماً تاریخ خریدنے کی اور اسوقت کا پتہ کتاب پر لکھدیا - اس لحاظ سے کہ اگر کسی دوست کو کتاب پڑھنے کو دی تو اسکو اختیار ہے کہ پڑھکر اگر پتہ فراموش ہو اور ایمان باقی رہے تو کتاب کو واپس کردے + میرے گھر میں دو کمرے ایک باورچی خانہ ایک سکلری اور ایک حمام ہے - اور کرایہ معہ محصول سالانہ قریب ۲۳ - پونڈز +

وکیل کی تشریف آوری - ایک ماہ سے وکیل امرتسر غریبخانہ کو ہفتہ وار آیا کرتا ہے - پڑھکر یا تو میں کسی لائق ملاح کو دیدیتا ہوں - یا نوآبادی کو روانہ کردیتا ہوں - اس امید سے کہ شائد کوئی محب الوطن یا نیک مسلمان اسکا خریدار ہو جائے - ملاحوں کے ذریعہ سے بہت اردو اخبار خریدے جاویں مگر ضرور ہے کہ فقیر بعوض مفت بھیک مانگنے کے گھر گھر اخبار بیچنے کو لیجاویں +

ایڈیٹر وکیل - مجھے بڑی خوشی ہے کہ تین ترکی کتابیں جو میں نے آپکی خدمت میں بھیجیں مقبول ہوئیں - میرا مطلب ہے کہ ہمارے نوجوانوں کے واسطے ترکی زبان سیکھنا - اردو یا فارسی میں بہ نسبت بذریعہ عربی کے زیادہ آسان ہے +

مصری عربی - فدوی بخدمت جناب منشی محمد انشاء اللہ ایک عربی گرامر اور ایک لغت بھیجتا ہے - جو مصر کے عربی محاورہ میں ہیں - امید ہے کہ وے ٹھیک کرکے اردو میں شائع کرینگے - مصر میں ہمکو ایک کالونی بنوانا چاہے اور جلدی سے تاکہ ہم عربستان اور المغرب و حبش و افریقہ کے نزدیک رہیں - صریا اور شام اور جزائر اور فرنگستان اور قسطنطنیہ بھی نزدیک ہیں - ہمکو اسیطرح گائیڈ بکس پشتہ فارسی اور عراق کی عربی ترکستان کی ترکی وغیرہ میں شائع کرنا چاہئے + فقط

افغانستان کی فوجی تیاریوں اور جنگی جمعیت کی نسبت ایکدفعہ بحوالہ سول لکھا گیا تھا کہ - امیر صاحب کے پاس جنگی سامان کی مقدار عظیم موجود ہے اور پھر چند ہفتے ہوئے جنگی اینوال سے نقل کیا گیا تھا کہ صرف کابل میں ۶۸ ہزار فوج پیدل و سوار ہر وقت موجود رہتی ہے - مگر ایک واقف حال عنائت فرما کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے - کہ اس تعداد کے متعلق بہت مبالغہ کیا گیا ہے کہ ہمیشہ دور کے ڈھول سہاونے ہوتے ہیں - اور جب بغور دیکھو تو ڈھول کے اندر پول ہی پایا جاتا ہے - امیر صاحب بیشک ملک کی اصلاح اور ترقی کے لئے بہت کوشش کر رہے ہیں - مگر ایک شخص چند برسوں میں صدیونکی مزمن بیماریوں اور خرابیونکو کب دور کر سکتا ہے - ملکونکی اصلاح کے لئے برس کوئی حقیقت نہیں رکھتے - اور جبتک کل قوم میں نئی روح حلول نہ کرے صدیوں کے اقتدار سے بھی کوئی درستی نہیں ہو سکتی - گو ٹرکی اور افغانستان و ایران وغیرہ اسلامی ممالک کی فرمانروا تا بامکان پورا جد و جہد کر رہے ہیں - لیکن قوم اور انکی رعایا یا اسکے حصہ کثیر میں ابھی ضروری مستعدی اور سپرٹ کا وجود عنقا ہے - جس سے نہ فقط ان فرمانروائیونکی مساعی حسنہ کے بے سود رہنے بلکہ خود ان قوموں کے وجود کے معدوم ہو جانے کا اندیشہ ہے - الا ماشاء اللہ وھو یعز من یشاء و یذل من یشاء تحریر مذکور حسب ذیل ہے :-

اخبار مورخہ ۳۱ - جنوری کے پڑھنے سے معلوم ہوا - کہ آپنے یہاں کی فوج یعنے کابل کی ۶۴ ہزار لکھی ہے - یہ غلط ہے - گو مجھے بھی پورا شمار بالکل درست تو معلوم نہیں ہے - لیکن اکثر قواعد پریڈ وغیرہ جب سردار کلان یعنے حبیب اللہ خان صاحب کے ماتحت ہوتی ہے - یا عید کے روز جب کل فوج کابل کی پریڈ پر ہوتی ہے - اسوقت میں نے خود مشاہدہ کیا - اور لوگوں سے بھی یہی معلوم ہوا - کہ خاص کابل میں ۱۴ پلٹن ہیں - جن میں سے دو پلٹن اردل ہزاری ہیں (یعنے ۱۰۰۰ کی) اور باقی ۶۰۰ سے فی پلٹن نفری زیادہ نہیں ہے - لیکن پریڈ پر باہر کی نوکری زیادہ کی وجہ سے کبھی ۲۰۰ سے فی پلٹن زیادہ نہیں آئی - قریب پندرہ توپخانے ہیں - دو فیل - ۱۵ اسپی - باقی خچر یعنے پہاڑی - رسالے ۵ ہیں جن میں سے ۶۰۰ کی نفری کے رسالہ کہتے ہیں - لیکن قواعد میں تو کل رسالونکی نفری ۵۰۰ بھی نہیں ہوتی - امین کا عشر (یعنے کل بیرونی کام) یہی لوگ حاصل کرتے ہیں - یعنی کل نفری دس ہزار سے زیادہ بالکل نہیں ہے کارخانہ میں قریب ۱۴ بندوق فی روز کے حساب سے تیار ہوتی ہے - اور توپیں بھی بنتی ہیں - لیکن بہت پلٹن یا رسالوں کے پاس مارٹن ہنری رائفلیں نہیں ہیں - بلکہ پرانی قسم کی ہیں - نئی بندوقیں جو بنتی ہیں - وہ اکثر جمع رکھی جاتی ہیں - انتظام درست نہیں ہے - کیونکہ اگر کوئی سپاہی مرجاوے تو اسکی جگہ دوسرا شائد سال تک بھی نہیں رکھا جاتا ہے تاوقتیکہ آدھی کمپنی نہ رہجاوے + قلعہ بالا حصار ویران ہے میں صرف

تجارت کی فضیلت اور اشتہاری تاجروں کے متعلق ایک صاحب نے سیالکوٹ کے ہمعصر وزیر ہند میں اپنے قابل تعریف خیالات کا اظہار کیا ہے جو افادہ ناظرین کے لئے درج ذیل ہیں ✤

تجارت دنیا کی تمام کسبوں سے عمدہ کسب اور اچھا پیشہ ہے۔ دنیا کی عزت و ثروت اور معاش کی آسودگی اور فراغت کرنیکا اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں۔ دنیا کمانے کے حرفے اور پیشے تو ہزاروں ہیں لیکن ان سب میں سے شریف اور معزز یہی حرفہ ہے۔ قدیم زمانہ کے اشراف و اہل عزت وجہ معیشت کا ذریعہ اس سے اچھا کسی کام کو نہیں سمجھتے تھے۔ انکا یہ خیال بہت صحیح تھا کیونکہ عقلاً نقلاً اس کسب کی فضیلت ثابت ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منصب نبوت سے پہلے حضرت خدیجہ رض سے مال لیکر تجارت کی ہے۔ حضرت صدیق اکبر رض حضرت عثمان رض اور دوسرے بعض صحابہ رض بھی تجارت کرتے رہے ہیں۔ آنحضرت صلعم کی امت مرحومہ میں سے بہت سے علمائے کرام نے وجہ معیشت کے لئے تجارت کو اختیار فرمایا ہے ✤

اور قرآن و حدیث میں اسکی بہت فضیلت فرمائی گئی ہے۔ قرآن مجید میں تجارت کو فضل کے نام سے پکارا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہوا لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم۔ اس میں کوئی گناہ نہیں کہ تم اپنے رب کے فضل کو ڈھونڈھو۔ یعنے تجارت سے منفعت اٹھاؤ۔ دوسری جگہ آیا ہے واخرون یضربون فی الارض یبتغون من فضل اللہ اور دوسرے جو زمین پر چلتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو ڈھونڈھتے ہیں۔ یعنے ملک بملک سفر کرکے تجارتی فائدے حاصل کرتے ہیں ✤

اور جگہ فرمایا گیا ہے فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ یعنے روئے زمین پر پھیل جاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو ڈھونڈھو ✤

ان آیات سے معلوم ہوا کہ تجارت کا پیشہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت پسندیدہ ہے اسلئے اسکو اپنے فضل سے موسوم فرمایا ہے ✤

احادیث میں بھی تجارت کی فضیلت فرمائی گئی ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم التاجر الصدوق یحشر یوم القیامۃ مع الصدیقین واشہداء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سچائی اور دیانت کے ساتھ تجارت کرنیوالے تاجر قیامت کے دن صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ محشور ہونگے ✤

قال علیہ السلام علیکم بالتجارۃ فان فیہا تسعۃ اعشاء الرزق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجارت ضرور کرو۔ کیونکہ اس میں رزق کے نو عشر ہیں۔ آپکی مراد یہ ہے کہ تجارت میں بہ نسبت اور کسبوں کے نو حصہ زیادہ فائدہ ہے ✤

اہل تجارت کی مدح و ثنا جو قرآن و حدیث میں فرمائی گئی ہے اسی صورت میں ہے کہ وہ اپنے تاجرانہ معاملات میں دغا اور فریب نہ کریں۔ اپنے مال کی فروخت میں غل و غش کو راہ نہ دیں اور اپنے مال کے عیب کو نہ چھپاویں بلکہ مشتری کو کھولکر دکھادیں اور ہر ایک معاملہ میں خواہ آپ اس میں بایع ہوں یا مشتری دیانت اور راستبازی کو اختیار کرے۔ اور کسی معاملہ میں دنیوی منفعت کو اخروی مفاد پر ترجیح نہ دیں۔ اگر نفس ایسا کرنے پر مجبور کرے تو اسکو یوں سمجھاویں کہ دنیا کے فانی اور قلیل نفع پر آخرت کے ابدی اور بے نہائت نعمتوں کو ہاتھ سے کھو دینا اور اپنے خالق و مالک کو جسکے ہاتھ میں دونوں جہان کا نفع و نقصان ہے ادنی لالچ پر ناراض اور غضبناک کر لینا نہائت کمینگی اور پست ہمتی کی بات ہے۔ اگر اپنے خداوند کی نافرمانی کریگا تو دونوں جہان کی خسارت اور روسیاہی ہوگی ✤

غرض جہانتک ہوسکے دیانت اور ایمانداری سے کام لیں غیر کا حق اپنے حق میں ملنے نہ دیں۔ اپنے اعمال نامہ کو بے ایمانی اور بد دیانتی کے گناہ سے پاک و صاف رکھیں اور اپنے پاکیزہ اور پسندیدہ مال کو حق غیر کی آلائش سے آلودہ نہ ہونے دیں۔ جن تاجروں کے معاملات دیانت اور راستبازی سے خالی ہیں۔ اور وہ طمع دنیاوی میں مبتلا ہو کر اپنے اور غیر کے حق میں تمیز نہیں کرتے اپنا اور پرایا حق جو کچھ ملجائے شیر مادر کی طرح پی جاتے ہیں اور حلال حرام سب کچھ ہڑپ کر جاتے ہیں ✤

کارخانے کے دروازہ پر گربہ مسکین کی طرح گھات لگائے رہتے ہیں۔ جب کوئی کمبخت خریدار آپھسا تو ہڈی پسلی سمیت نگل لیتے ہیں۔ وہ کسیطرح آیات و احادیث مذکورہ کا مصداق نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ایسے تاجروں کی تعریف اور ہی لفظوں میں فرمائی گئی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں وارد ہے:۔

ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون ط واذا کالوھم او وزنوھم یخسرون الا یظن اولئک انھم مبعوثون لیوم عظیم یوم یقوم الناس رب العالمین۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ماپ اور تول میں کمی کرنیوالوں پر سخت عذاب ہوگا۔ جب آپ لوگوں سے لیتے ہیں تو اپنی خواہش کے موافق پورا لیتے ہیں۔ اور جب انکو دیتے ہیں تو ان کے حق سے بھی انکو کم دیتے ہیں۔ کیا انکو یقین نہیں کہ مار کر پھر زندہ کئے جاوینگے بڑے عظیم الشان دن میں جسدن سب لوگ رب العالمین کے حضور میں حاضر کئے جاوینگے۔ گو مطفف کے معنے ماپ تول میں کمی کرنیوالے کے ہیں لیکن یہاں حکم صرف اسی کے ساتھ خاص نہیں۔ بلکہ ہر ایک غیر کا حق مارنیوالا اپنے حق سے زیادہ اسی حکم میں داخل ہے خواہ ماپ تول کے سوا کسی اور طریق سے کرے۔ یہ تو کہیں بھی نہیں آیا کہ ماپ تول میں حق تلفی نہ کرے اور کسیطرح کرے تو جائز ہے ✤

بعض مفسروں نے تو تطفیف کے معنے ہی عام لئے ہیں ماپ تول میں ہو یا عیب کے ظاہر کرنے میں یا انصاف و انتصاف میں یا باہمی معاشرت اور صحبت میں حتی کہ جو غیر کا عیب دیکھے اور اپنا نہ دیکھے اور اپنا حق لوگوں سے حاصل کرے اور انکا حق پورا نہ دے وہ بھی مطفف ہے۔ روی عن عبد اللہ بن عباس رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ وکانوا من انجس الناس کیلا فنزلت فاحسنوا الکیل فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقراھا علیھم وقال خمس بخمس قیل یا رسول اللہ ما خمس قال نقض قوم العھد الا اللہ تعالی علیھم عدوھم ولا حکموا بغیر ما انزل اللہ الا فشا فیھم الفقر ولا ظھرت فیھم الفاحشۃ الا فشاء فیھم الموت ولا طففوا المکیال الا منعوا النبات واخذوا بالستین ولا منعوا الزکوۃ الا حبس عنھم المطر یعنی عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اول اول مدینہ میں تشریف لائے۔ تو ان دنوں مدینہ والے کیل اور وزن میں ایسی خرابی کیا کرتے تھے پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ انہوں نے اپنے ماپ تول کو درست کر لیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکدفعہ تاجروں کیطرف تشریف لائے اور یہ آیت پڑھی اور فرمایا کہ پانچ گناہ کی شامت سے پانچ بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ (۱) کوئی قوم غدر اور عہد شکنی کرتی ہے۔ تو خدا تعالیٰ ان کے دشمن کو انپر مسلط کر دیتا ہے (۲) کوئی قوم قانون الٰہی (شریعت حقہ) کے خلاف مقدمات فیصل کرانا چاہتی ہے۔ تو انپر فقیری اور تنگدستی چھا جاتی ہے (۳) جس قوم میں فحش اور بے حیائی کی خرابی پھیلتی ہے انپر موت عامہ یعنی وبا پھیلائی جاتی ہے۔ (۴) جو قوم ماپ تول میں بد دیانتی کرتی ہے انکی شامت سے زمین کی روئیدگی منع کر دی جاتی ہے۔ اور دنیا میں قحط کی بلا نازل ہوتی ہے (۵) جو قوم مال کی زکوۃ نہیں دیتی انسے بارش روک لی جاتی ہے ✤

آنحضرت صلعم کی یہ پیشگوئی فی زماننا تجربہ کے رو سے بھی صحیح اور صادق ثابت ہوئی ہے۔ اسلئے کہ جس رعایا نے اپنے حکام وقت سے عہد شکنی کی تو خداوند غیور نے انہیں کو انپر مسلط کر دیا ✤

وہ جسطرح چاہتے تھے ان سے برتاؤ کرتے تھے۔ انسان تو کیا گھوڑے اور بیل کے برابر بھی نہیں سمجھتے تھے۔ ذلت و خواری کی جس گھاٹ پر چاہتے اتارتے۔ اگر وہ عہد شکنی نہ کرتے تو ایسے ذلیل و خوار کیوں ہوتے ✤

جب ہم لوگوں نے شریعت محمدیہ کی عدالت کو چھوڑ کر دوسرے قوانین سے فیصلے لینے چاہے تو فقیری

اور مسکینی ہمپر چھا گئی - ہماری کمائی کا بڑا حصہ فیس کورٹ اور فیس وکلاء اور جرمانہ اور رشوت وغیرہ اخراجات میں صرف ہوتا ہے - یہ اخراجات صرف ایک محکمہ ہی میں نہیں کرنے پڑتے بلکہ جہانتک اپیل در اپیل مقدمہ چلا جائے وہانتک یہ مصارف اضعافاً مضاعفہ بڑھتے جائینگے +

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے دونوں فریق قلاش اور مفلس ہوکر مقدمہ سے دست بردار ہوجاتے ہیں مقدمات کے مصارف تو غضب ہیں - اگر قرض اٹھاکر پورے کئے تو پھر قیامت ہیں - جب قوم میں زنا کی بیحیائی اور بدکاری پھیلی تو موت عامہ یعنی وبا کے پیاپے حملے شروع ہوگئے - تمام سال اسی مصیبت میں گذرتا ہے اور بیماری اور موت کی وارداتیں دم نہیں لینے دیتیں کبھی بخار کبھی ہیضہ کبھی ذات الجنب کبھی چیچک کبھی نعوذ باللہ طاعون خلق اللہ کا خاتمہ کئے جاتے ہیں +

سرحدی خونریزیاں جو ہزاروں تک پہنچ گئی ہیں - مزید برآں زراعتوں کی بے برکتی اور غلہ اور چارے جنکی بلا کا کوہ گراں ہمارے سر پر اٹھوایا گیا ہے +

حضرات تجار کی مہربانی سے اور عنائت سے ہمارے زمانہ کے تاجروں نے دنیا میں جو کچھ لوٹ مچا رکھی ہے قلم اور زبان اسکے بیان سے عاجز ہیں - اخباروں اشتہاروں ولیوپی ایبل نے ان حضرات کے وارے نیارے کردیئے ہیں - گھر بیٹھے ہزاروں روپیہ ڈاکخانہ سے وصول کرلیتے ہیں - حق تو یہ ہے الحق مر یہ بھی ایک ڈکیتی ہے جو بری تہذیب کے ساتھ دنیا میں جاری ہو رہی ہے - جسکی داد نہ فریاد نہ عرضی نہ نالش - نہ پولیس کا ڈر نہ عدالت کا خوف - مطبوعہ اشتہار بیچارے خریداروں کو ابھارتے ہیں - بدقسمتی سے دل درخواست بھیجنے پر مجبور کردیتا ہے - جھٹ ویلیو کا پھندا گلے میں پڑجاتا ہے - قیمت محصول فیس منی آرڈر کی رقم ادا کرنے کے سوا کسی طرح مجاز نہیں کہ دیکھ تو لے کہ اس میں کیا ہے شے مطلوب کا بھی نام و نشان اس میں ہے یا نہیں - ادا کرنے کے بعد دیکھا جاتا ہے تو کچھ اور ہی صورت دکھائی دیتی ہے - پولنڈہ اور پیکٹ کا واپس دینا اور قیمت وغیرہ کا پھیر لینا ایک غیر ممکن امر ہے - کون کرسکے - میں نے بارہا بذریعہ ولیوپی ایبل مختلف کارخانوں سے کتابیں منگوائیں اور سخت دھوکا کھایا - کہیں سے کتابیں غیر مطلوب آگئیں - جنکی مجھے کوئی ضرورت نہ تھی کہیں سے دو آنہ کی کتاب دو روپیہ میں آئی - کہیں قیمت پوری بلکہ صرف ڈاک ملاکر ڈوڑھی دونی ادا کی - اور کتاب ناقص پائی +

اسلامی خبریں

ناظرین وکیل کو عید مبارک ہو -

محمڈن کالج کے دو نوجوان طالب علم مسٹر مشرف الحق نبیرہ مولوی نذیر احمد صاحب اور مسٹر مشتاق احمد حصول تعلیم کے لئے ولائت گئے ہیں - جہاں وہ اس ہفتہ میں پہنچگئے ہونگے - اول الذکر ڈاکٹری اور دوسرے صاحب سول سروس کے امتحان کے لئے گئے ہیں -

کابل سے اطلاع پہنچی ہے کہ اس سال افغانستان میں نسبتاً بہت کم سردی پڑی ہے -

سر سالٹر پائن کابل سے ۱۱ - جنوری کو روانہ ہوگئے تھے - مگر تعجب ہے کہ ابتک ان کے پشاور یا کوئٹہ پہنچنے کی خبر نہیں سنی گئی - کابل میں بھی ۲۴ - جنوری کو پہلا روزہ ہوا -

روسی جدید سفیر نے ۲۲ - جنوری کو حسن پاشا وزیر بحری - محمود جلال الدین پاشا وزیر نافعہ و تجارت حسن فہمی پاشا پریسیڈنٹ مجلس پرتال - اور سعید پاشا پریسیڈنٹ مجلس شورا سے رسمی ملاقات کی - اسی تاریخ کی شام کو مرزا محمود خان ایرانی سفیر نے کل سفرائے دول اور اکثر ترکی وزراء کو ایرانی سفارتخانہ میں پرتکلف دعوت دی -

امیر المومنین نے بصرہ کے نقیب الاشرف کو طبقہ مجیدیہ کی اعلے حمائل عطا کی ہے +

سمرنا کی جندارمہ کے کمانڈر ابراہیم بک حسب الحکم سلطانی مارشل ادہم پاشا سپہ سالار افواج تھیسلی کی پرائیویٹ سکرٹری مقرر کئے گئے ہیں +

جزیرہ کریٹ کے چھ سو مسلمان باشندوں کو جو ترکی فوج کے ساتھ ہوکر باغیوں کے ساتھ لڑائی کرتے یا اور طرح امداد دیتے رہے ہیں مدامی پنشن ارادہ سلطانی کے رو سے عطا کیگئی ہیں -

ماہ رمضان میں اکثر سرکاری دفاتر کے اہلکاروں کو قسطنطنیہ میں صرف دو گھنٹہ یومیہ کام کرنیکا حکم دیا گیا -

صوبہ ایدن سے بازار یلدز سرا کی کمیٹی کو جنوری کے تیسرے ہفتہ میں سوا پچیس ہزار پیاستر کی مزید رقم وصول ہوئی +

صوبہ بروصہ کے مقام میں ارطغرل میں بتصویر ترکی اخبارات کوئلہ کی کان برآمد ہوئی ہے -

قسطنطنیہ میں پہلا روزہ ۲۳ - جنوری کو ہوا - چنانچہ تاریخ مذکور کی شام کو حسب دستور تمام اعیان و امراء اور وزراء دولت نے محل سلطانی میں روزہ افطار کیا - اسیطرح ہر روز ملکی افسروں کی جماعتیں درجہ بدرجہ الطاف خسروانہ سے مستفید ہوتی رہیں -

آستانہ علیہ کی فوج پیشی کی کل کمپنیوں کو بھی سلطان کیطرف سے افطاری دیجاتی ہے - جسکا یہ طریق ہے کہ ہر روز فوج کا ایک حصہ محل ہمایون میں افطار کے وقت حاضر ہوجاتا ہے اور تناول طعام کے بعد امیر المومنین کیطرف سے ہر سپاہی کو بطور انعام کچھ نقدی بھی دیجاتی ہے - قسطنطنیہ میں رمضان کے مہینے اسلام کی شان و شوکت کا پورا نقشہ دکھائی دیجاتا ہے - چھوٹی بڑی کل مسجدیں چراغان سے بقعہ نور معلوم ہوتی ہیں - اور ساری رات ان میں نمازیوں کا جمگھٹا لگا رہتا ہے - اس سال ایک یہ بھی قابل تعریف زیادتی کیگئی ہے کہ جامع بایزید کے صحن میں فیض خانہ اور خرقہ کے سرکاری کارخانجات پارچہ سازی اور صنعتی مدارس کے طلباء کی دستکاریوں کے نمونے عام نمائش کے لئے رکھے گئے - جس سے لوگوں کو اپنے ملک کی صنعت و حرفت کی خریداری اور فروغ کا بہت کچھ شوق ہوگیا -

سنہ ۱۸۹۷ء میں ترکی کے بڑے بڑے تار گھروں سے حسب ذیل پیغام اجنبی زبانوں میں روانہ کئے گئے - غلطہ و پیرا کے تار گھروں سے ۶۱۵۰۰ نئی جامع (واقع استنبول) سے ۱۹ - ہزار - قسطنطنیہ کے دیگر تار گھروں سے ۱۸۵۵۰ - سمرنا سے ۲۲۵۰۰ - سالونیکا سے ۱۲½ ہزار - ایڈریانوپل سے ۳ ہزار - یروشلم سے ۴ ہزار ۲ سو - مناسطر سے ۳ ہزار - حلب سے ۲½ ہزار - یانیا سے ۲ ہزار ۳ سو بروصہ سے ۲ ہزار - انگورہ سے ۱۵ سو اور ڈارڈنیلز سے ۵ ہزار ۵ سو -

استنبول اور محلہ ایوب کے غربا میں ۲۱ - جنوری کو حسب الحکم سلطانی گوشت تقسیم کیا گیا -

طرابزون میں ایک ۹۸ سالہ معمر ترک نے کچھ برسوں سے اپنی بیوی کو طلاق دے رکھا تھا - مگر جوش شباب اور عشق جوانی کا ابھی اثر باقی تھا - وہ ایک ہمسایہ کی نوجوان اور حسین بیوی مسماۃ گلزار کے عشق میں مبتلا ہوگیا - اور جب ضبط نہ ہوسکا تو ایکدن معشوقہ سے اظہار عشق کردیا - لیکن گلزار نے بوڑھے کی منت و سماجت کو ہنسی میں اڑا دیا - اسپر پیر نابالغ نے پھر اپنی مطلقہ بیوی سے موافقت کرلینے کی کوشش کی مگر اس میں بھی کامیاب نہ ہوا - اور چند دنوں کے بعد جب یہ سنا کہ وہ کسی اور سے شادی کرنے لگی ہے تو جوش رقابت اور آتش غضب کو ضبط نہ کرسکا - پستول لیکر پہلے مطلقہ اپنی سابقہ زوجہ کو اور پھر سنگدل معشوقہ کو ہلاک کردیا - یہ حضرات اب گرفتار ہیں -

یونان مالی اصلاح کی طرف توجہ کرنے کے بجائے فوجی و بحری اصلاح کے لئے بیطرح کوشش کر رہا ہے جس سے یورپ کی اکثر گورنمنٹیں حیران ہو رہی ہیں - اتھنز اور تمام بڑے بڑے شہروں میں بحری طاقت کے اضافہ اور درستی کے لئے چندے فراہم کرنے کیواسطے کمیٹیاں قائم کیگئی ہیں - جو ایک تعلیمی جہاز - ایک کروزر اور ایک بڑی تارپیڈو کشتی تیار کرکے گورنمنٹ کی نذر کرنا چاہتی ہیں نیشنل نیوی فنڈ میں اسوقت پانچ لاکھ فرینک جمع ہیں - اس رقم کو کمیٹی نے پرنس جارج کی زیر صدارت جلسہ کرکے تعلیمی جہاز کے خریدنے پر خرچ کرنیکا ارادہ کیا ہے +

تجارت کی فضیلت اور اشتہاری تاجروں کے متعلق ایک صاحب نے سیالکوٹ کے ہمعصر ذیر ہند میں اپنے دلی خیالات کا اظہار کیا ہے جو افادہ ناظرین کے لئے درج ذیل ہیں ✦

تجارت دنیا کی تمام کسبوں سے عمدہ کسب اور اچھا پیشہ ہے۔ دنیا کی عزت و ثروت اور معاش کی آسودگی اور فراغت کریکا اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں۔ دنیا کمانے کے حرفے اور پیشے تو ہزاروں ہیں لیکن ان سب میں سے شریف اور معزز یہی حرفہ ہے۔ قدیم زمانہ کے اشراف و اہل عزت وجہ معیشت کا ذریعہ اس سے اچھا کسی کام کو نہیں سمجھتے تھے۔ انکا یہ خیال بہت صحیح تھا کیونکہ عقلاً نقلاً اس کسب کی فضیلت ثابت ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منصب نبوت سے پہلے حضرت خدیجہ رض سے مال لیکر تجارت کی ہے۔ حضرت صدیق اکبر حضرت عثمان رض اور دوسرے بعض صحابہ رض بھی تجارت کرتے رہے ہیں۔ آنحضرت صلعم کی امت مرحومہ میں سے بہت سے علمائے کرام نے وجہ معیشت کیلئے تجارت کو اختیار فرمایا ہے ✦

اور قرآن و حدیث میں اسکی بہت فضیلت فرمائی گئی ہے۔ قرآن مجید میں تجارت کو فضل کے نام سے پکارا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہوا لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ۔ اس میں کوئی گناہ نہیں کہ تم اپنے رب کے فضل کو ڈھونڈھو۔ یعنے تجارت سے منفعت اٹھاؤ۔ دوسری جگہ آیا ہے وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ اور دوسرے جو زمین پر چلتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو ڈھونڈھتے ہیں۔ یعنے ملک بملک سفر کرکے تجارتی فائدے حاصل کرتے ہیں ✦

اور جگہ فرمایا گیا ہے فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ یعنے روئے زمین پر پھیل جاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو ڈھونڈھو ✦

ان آیات سے معلوم ہوا کہ تجارت کا پیشہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت پسندیدہ ہے اسلئے اسکو اپنے فضل سے موسوم فرمایا ہے ✦

احادیث میں بھی تجارت کی فضیلت فرمائی گئی ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم التاجر الصدوق یحشر یوم القیامۃ مع الصدیقین و الشہداء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سچائی اور دیانت کے ساتھ تجارت کرنیوالے تاجر قیامت کے دن صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ محشور ہونگے ✦

قال علیہ السلام علیکم بالتجارۃ فان فیہا تسعۃ اعشاء الرزق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجارت ضرور کرو۔ کیونکہ اس میں رزق کے نو عشر ہیں۔ آپکی مراد یہ ہے کہ تجارت میں بہ نسبت اور کسبوں کے نو حصہ زیادہ فائدہ ہے ✦

اہل تجارت کی مدح و ثنا جو قرآن و حدیث میں فرمائی گئی ہے اسی صورت میں ہے کہ وہ اپنے تاجرانہ معاملات میں دغا اور فریب نہ کریں۔ اپنے مال کی فروخت میں غل و غش کو راہ نہ دیں اور اپنے مال کے عیب کو نہ چھپاویں بلکہ مشتری کو کھولکر دکھا دیں اور ہر ایک معاملہ میں خواہ آپ اس میں بایع ہوں یا مشتری دیانت اور راستبازی کو اختیار کرے۔ اور کسی معاملہ میں دنیوی منفعت کو اخروی مفاد پر ترجیح نہ دیں۔ اگر نفس ایسا کرنے پر مجبور کرے تو اسکو یوں سمجھاویں کہ دنیا کے فانی اور قلیل نفع پر آخرت کے ابدی اور بے نہایت نعمتوں کو ہاتھ سے کھو دینا اور اپنے خالق و مالک کو جسکے ہاتھ میں دونوں جہان کا نفع و نقصان ہے ادنی لالچ پر ناراض اور غضب ناک کر لینا نہایت کمینگی اور پست ہمتی کی بات ہے۔ اگر اپنے خداوند کی نافرمانی کریگا تو دونوں جہان کی خسارت اور روسیاہی ہوگی ✦

غرض جہانتک ہو سکے دیانت اور ایمانداری سے کام لیں غیر کا حق اپنے حق میں ملنے نہ دیں۔ اپنے اعمال نامہ کو بے ایمانی اور بد دیانتی کے گناہ سے پاک و صاف رکھیں اور اپنے پاکیزہ اور پسندیدہ مال کو حق غیر کی آلائش سے آلودہ نہ ہونے دیں۔ جن تاجروں کے معاملات دیانت اور راستبازی سے خالی ہیں۔ اور وہ طمع دنیاوی میں مبتلا ہو کر اپنے اور غیر کے حق میں تمیز نہیں کرتے اپنا اور پرایا حق جو کچھ ملجائے شیر مادر کی طرح پی جاتے ہیں اور حلال حرام سب کچھ ہڑپ کر جاتے ہیں ✦

کارخانے کے دروازہ پر گربہ مسکین کی طرح گھات لگائے رہتے ہیں۔ جب کوئی کمبخت خریدار آپھنسا تو ہڈی پسلی ہیبت نگل لیتے ہیں۔ وہ کسیطرح آیات و احادیث مذکورہ کا مصداق نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ایسے تاجروں کی تعریف اور ہی لفظوں میں فرمائی گئی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں وارد ہے:۔

ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون و اذا کالوھم او وزنوھم یخسرون الا یظن اولئک انھم مبعوثون لیوم عظیم یوم یقوم الناس لرب العلمین۔ اللہ تعالے فرماتے ہیں ماپ اور تول میں کمی کرنیوالوں پر سخت عذاب ہوگا۔ جب آپ لوگوں سے لیتے ہیں تو اپنی خواہش کے موافق پورا لیتے ہیں۔ اور جب انکو دیتے ہیں تو ان کے حق سے بھی انکو کم دیتے ہیں۔ کیا انکو یقین نہیں کہ مار کر پھر زندہ کئے جاوینگے بڑے عظیم الشان دن میں جسدن سب لوگ رب العالمین کے حضور میں حاضر کئے جاوینگے۔ گو مطفف کے معنے ماپ تول میں کمی کرنیوالے کے ہیں۔ لیکن یہاں حکم صرف اسی کے ساتھ خاص نہیں۔ بلکہ ہر ایک غیر کا حق مارنیوالا اپنے حق سے زیادہ اسی حکم میں داخل ہے خواہ ماپ تول کے سوا کسی اور طریق سے کرے۔ یہ تو کہیں بھی نہیں آیا کہ ماپ تول میں حق تلفی نہ کرے اور کیسطرح کرے تو جائز ہے ✦

بعض مفسروں نے تو تطفیف کے معنے ہی عام لئے ہیں ماپ تول میں ہو یا عیب کے ظاہر کرنے میں یا انصاف و انتصاف میں یا باہمی معاشرت اور صحبت میں حتی کہ جو غیر کا عیب دیکھے اور اپنا نہ دیکھے اور اپنا حق لوگوں سے حاصل کرے اور انکا حق پورا نہ دے وہ بھی مطفف ہے۔ روی عن عبداللہ بن عباس رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ و کانوا من اخبث الناس کیلا فانزلت فاحسنوا الکیل فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقراھا علیھم و قال خمس بخمس قیل یا رسول اللہ ما خمس قال ما نقض قوم العھد الا سلط اللہ تعالی علیھم عدوھم و لا حکموا بغیر ما انزل اللہ الا فشا فیھم الفقر و لا ظھرت فیھم الفاحشۃ الا فشاء فیھم الموت و لا طففوا المکیال الا منعوا النبات و اخذوا بالسنین و لا منعوا الزکوۃ الا حبس عنھم المطر یعنی عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اول اول مدینہ میں تشریف لائے۔ تو ان دنوں مدینہ والے کیل اور وزن میں ایسی خرابی کیا کرتے تھے پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ انہوں نے اپنے ماپ تول کو درست کر لیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکدفعہ تاجروں کیطرف تشریف لائے اور یہ آیت پڑھی اور فرمایا کہ پانچ گناہ کی شامت سے پانچ بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ (۱) کوئی قوم غدر اور عہد شکنی کرتی ہے۔ تو خدا تعالیٰ ان کے دشمن کو انپر مسلط کر دیتا ہے (۲) کوئی قوم قانون الٰہی (شریعت حقہ) کے خلاف مقدمات فیصل کرانا چاہتی ہے۔ تو انپر فقیری اور تنگدستی چھا جاتی ہے (۳) جس قوم میں فحش اور بے حیائی کی خرابی پھیلتی ہے انپر موت عامہ یعنی وبا پھیلائی جاتی ہے۔ (۴) جو قوم ماپ تول میں بد دیانتی کرتی ہے انکی شامت سے زمین کی روئیدگی منع کر دی جاتی ہے۔ اور دنیا میں قحط کی بلا نازل ہوتی ہے (۵) جو قوم مال کی زکوۃ نہیں دیتی انسے بارش روک لی جاتی ہے ✦

آنحضرت صلعم کی پیشگوئی فی زمانا تجربہ کے رو سے بھی صحیح اور صادق ثابت ہوئی ہے۔ اسلئے کہ جس رعایا نے اپنے حکام وقت سے عہد شکنی کی تو خداوند غیور نے انہیں کو انپر مسلط کر دیا ✦

وہ جسطرح چاہتے تھے ان سے برتاؤ کرتے تھے۔ انسان تو کیا گھوڑے اور بیل کے برابر بھی نہیں سمجھتے تھے۔ ذلت و خواری کی جس گھاٹ پر چاہتے اتارتے۔ اگر نہ عہد شکنی نہ کرتے تو اپنے ذلیل و خوار کیوں ہوتے ✦

جب ہم لوگوں نے شریعت محمدیہ کی عدالت کو چھوڑ کر دوسرے قوانین سے فیصلے لینے چاہے تو غیری

اور مکینی تمپر چھا گئی - ہماری کمائی کا بڑا حصہ فیس کورٹ اور فیس وکلاء اور جرمانہ اور رشوت وغیرہ اخراجات میں صرف ہوتا ہے - یہ اخراجات صرف ایک محکمہ ہی میں نہیں کرنے پڑتے بلکہ جہانتک اپیل در اپیل مقدمہ چلا جائے وہانتک یہ مصارف اضعافاً مضاعفہ بڑھتے جائینگے +

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے دونوں فریق قلاش اور مفلس ہوکر مقدمہ سے دست بردار ہوجاتے ہیں مقدمات کے مصارف تو غضب ہیں - اگر قرض اٹھاکر پورے کئے تو پھر قیامت ہیں - جب قوم میں زنا کی بیحیائی اور بدکاری پھیلی تو موت عامہ یعنی وبا کے پیاپے حملے شروع ہوگئے - تمام سال اسی مصیبت میں گذرتا ہے اور بیماری اور موت کی وارداتیں قلم نہیں لینے دیتیں کبھی بخار کبھی ہیضہ کبھی ذات الجنب کبھی چیچک کبھی نعوذ باللہ طاعون خلق اللہ کا خاتمہ کئے جاتے ہیں +

سرحدی خونریزیاں جو ہزاروں تک پہنچ گئی ہیں - مزید برآں زراعت کی بے برکتی اور غلہ اور چارے کی بلا کا کوہ گراں ہمارے سر پر اٹھوایا گیا ہے +

حضرات تجار کی مہربانی سے اور عنایت سے ہمارے زمانہ کے تاجروں نے دنیا میں جو کچھ لوٹ مچا رکھی ہے قلم اور زبان اسکے بیان سے عاجز ہیں - اخباروں اشتہاروں ولیو پی ایبل نے ان حضرات کے وارے نیارے کردیئے ہیں - گھر بیٹھے ہزاروں روپیہ ڈاکخانہ سے وصول کرلیتے ہیں - حق تو یہ ہے انکی مروت بھی ایک ڈکیتی ہے جو بڑی تہذیب کے ساتھ دنیا میں جاری ہورہی ہے - جسکی دادنہ فریاد نہ عرضی نہ نالش - نہ پولیس کا ڈر نہ عدالت کا خوف - مطبوعہ اشتہار پیارے خریداروں کو ابھارتے ہیں - بدقسمتی سے دل درخواست بھیجنے پر مجبور کردیتا ہے - جھٹ ولیو کا پھندا گلے میں پڑجاتا ہے - قیمت محصول فیس منی آرڈر کی رقم ادا کرنے کے سوا کسی طرح مجاز نہیں کہ دیکھ تو لے کہ اس میں کیا ہے شے مطلوب کا بھی نام و نشان اس میں ہے یا نہیں - ادا کرنے کے بعد دیکھا جاتا ہے تو کچھ اور ہی صورت دکھائی دیتی ہے - پولندہ اور پیکٹ کا واپس دینا اور قیمت وغیرہ کا پھیر لینا ایک غیر ممکن امر ہے - کون کرے - میں نے بارہا بذریعہ ولیو پی ایبل مختلف کارخانوں سے کتابیں منگوائیں اور سخت دھوکا کھایا - کہیں سے کتابیں غیر مطلوب آگئیں - جنکی مجھے کوئی ضرورت نہ تھی کہیں سے دوآنہ کی کتاب دو روپیہ میں آئی - کہیں قیمت پوری بلکہ صرف ڈاک ملاکر ڈوڑھی دونی ادا کی - اور کتاب ناقص پائی +

اسلامی خبریں

ناظرین وکیل کو عید مبارک ہو -

محمڈن کالج کے دو نوجوان طالب علم مسٹر شرف الحق نبیرہ مولوی نذیر احمد صاحب اور مسٹر مشتاق احمد حصول تعلیم کے لئے ولائت گئے ہیں - جہاں وہ اس ہفتہ میں پہنچگئے ہونگے - اول الذکر ڈاکٹری اور دوسرے صاحب سول سروس کے امتحان کے لئے گئے ہیں -

کابل سے اطلاع پہنچی ہے کہ اس سال افغانستان میں نسبتاً بہت کم سردی پڑی ہے -

سر ہالٹر مین کابل سے ۱۱ - جنوری کو روانہ ہوگئے تھے - مگر تعجب ہے کہ ابتک ان کے پشاور یا کوئٹہ پہنچنے کی خبر نہیں سنی گئی - کابل میں بھی ۲۴ - جنوری کو پہلا روزہ ہوا -

دو بحری جدید سفینے ۲۲ - جنوری کو حسن پاشا وزیر بحری - محمود جلال الدین پاشا وزیر مالیہ و تجارت حسن فہمی پاشا پریسیڈنٹ مجلس پرتال - اور سعید پاشا پریسیڈنٹ مجلس شوریٰ سے رسمی ملاقات کی - اسی تاریخ کی شام کو مرزا محمود خان ایرانی سفیر نے کل سفرائے دول اور اکثر ترکی وزرا کو ایرانی سفارتخانہ میں پرتکلف دعوت دی -

امیر المومنین نے بصرہ کے نقیب الاشراف کو طبقہ مجیدیہ کی اعلیٰ حمائل عطا کی ہے +

سمرنا کی جندارمہ کے کمانڈر ابراہیم بک حسب الحکم سلطانی مارشل ادہم پاشا سپہ سالار افواج تھیسلی کے پرائیویٹ سکرٹری مقرر کئے گئے ہیں +

جزیرہ کریٹ کے چھ سو مسلمان باشندے انکو جو ترکی فوج کے ساتھ ہوکر باغیوں کے ساتھ لڑائی کرتے یا اور طرح امداد دیتے رہے ہیں مدامی پنشن ارادہ سلطانی کے رو سے عطا کیگئی ہیں -

ماہ رمضان میں اکثر سرکاری دفاتر کے اہلکاروں کو قسطنطنیہ میں صرف دو گھنٹہ یومیہ کام کرنیکا حکم دیا گیا -

صوبہ ایدن سے بازار یلدز سرا کی کمیٹی کو جنوری کے تیسرے ہفتہ میں سوا چھبیس ہزار پیاستر کی مزید رقم وصول ہوئی +

صوبہ بروصہ کے مقام میں ارطغرل میں بقول ترکی اخبارات کوئلہ کی کان برآمد ہوئی ہے -

قسطنطنیہ میں پہلا روزہ ۲۳ - جنوری کو ہوا - چنانچہ تاریخ مذکور کی شام کو حسب دستور تمام اعیان و امرا اور وزرائے دولت نے محل سلطانی میں روزہ افطار کیا - اسیطرح ہر روز ملکی افسروں کی جماعتیں درجہ بدرجہ الطاف خسروانہ سے مستفید ہوتی رہیں -

آستانہ علیہ کی فوج پیشی کی کل کمپنیوں کو بھی سلطان کیطرف سے افطاری دیجاتی ہے - جسکا یہ طریق ہے کہ ہر روز فوج کا ایک حصہ محل ہمایوں میں افطار کے وقت حاضر ہوجاتا ہے اور تناول طعام کے بعد امیر المومنین کیطرف سے ہر سپاہی کو بطور انعام کچھ نقدی بھی دیجاتی ہے - قسطنطنیہ میں رمضان کے مہینے اسلام کی شان و شوکت کا پورا نقشہ دکھائی دیجاتا ہے - چھوٹی بڑی کل مسجدیں چراغان سے بقعہ نور معلوم ہوتی ہیں - اور ساری رات ان میں نمازیوں کا جمگھٹا لگا رہتا ہے - اس سال ایک یہ بھی قابل تعریف زیادتی کیگئی ہے کہ جامع بایزید کے صحن میں فیض خانہ اور خرقہ کے سرکاری کارخانجات پارچہ ساری اور صنعتی مدارس کے طلبا کی دستکاریوں کے نمونے عام نمائش کے لئے رکھے گئے - جس سے لوگوں کو اپنے ملک کی صنعت و حرفت کی خریداری اور فروغ کا بہت کچھ شوق ہوگیا -

سنہ ۱۸۹۷ء میں ترکی کے بڑے بڑے تار گھروں سے حسب ذیل پیغام اجنبی زبانوں میں روانہ کئے گئے - غلطہ و پیرا کے تار گھروں سے ۶۱۵۰۰ - نئی جامع (واقع استنبول) سے ۱۹ - ہزار - قسطنطنیہ کے دیگر تار گھروں سے ۱۸۵۵۰ - سمرنا سے ۲۲۵۰۰ - سالونیکا سے ۱۲ ½ ہزار - ایڈریانوپل سے ۳ ہزار - یروشلم سے ۲ ہزار ۲ سو - مناسطر سے ۳ ہزار - حلب سے ۲ ½ ہزار - یانیا سے ۲ ہزار ۳ سو بروصہ سے ۲ ہزار - انگورہ سے ۱۵ سو اور ڈارڈنیلز سے ۵ ہزار ۵ سو -

استنبول اور محلہ ایوب کے غربا میں ۲۱ - جنوری کو حسب الحکم سلطانی گوشت تقسیم کیا گیا -

طرابزون میں ایک ۹۸ سالہ معمر ترک نے کچھ برسوں سے اپنی بیوی کو طلاق دے رکھا تھا - مگر جوش شباب اور عشق جوانی کا ابھی اثر باقی تھا - وہ ایک ہمسایہ کی نوجوان اور حسین بیوی مسماۃ گلزار کے عشق میں مبتلا ہوگیا - اور جب ضبط نہ ہوسکا تو ایکدن معشوقہ سے اظہار عشق کردیا - لیکن گلزار نے بوڑھی کی منت و سماجت کو ہنسی میں اڑا دیا - اسپر پیر نابالغ نے پھر اپنی مطلقہ بیوی سے موافقت کرلینے کی کوشش کی مگر اس میں بھی کامیاب نہ ہوا - اور چند دنوں کے بعد جب یہ سنا کہ وہ کسی اور سے شادی کرنے لگی ہے تو جوش رقابت اور آتش غضب کو ضبط نہ کرسکا - پستول لیکر پہلے مطلقہ اپنی سابقہ زوجہ کو اور پھر سنگدل معشوقہ کو ہلاک کردیا - یہ حضرات اب گرفتار ہیں -

یونان مالی اصلاح کی طرف توجہ کرنے کے بجائے فوجی و بحری اصلاح کے لئے یہ طرح کوشش کررہا ہے جس سے یورپ کی اکثر گورنمنٹیں حیران ہورہی ہیں - اتھنز اور تمام بڑے بڑے شہروں میں بحری طاقت کے اضافہ اور درستی کے لئے چندے فراہم کرنے کیواسطے کمیٹیاں قائم کیگئی ہیں - جو ایک تعلیمی جہاز - ایک کروزر اور ایک بڑی تارپیڈو کشتی تیار کرکے گورنمنٹ کی نذر کرنا چاہتی ہیں نیشنل نیوی فنڈ میں اسوقت پانچ لاکھ فرنک جمع ہیں - اس رقم کو کمیٹی نے پرنس جارج کی زیر صدارت جلسہ کرکے تعلیمی جہاز کے خریدنے پر خرچ کرنیکا ارادہ کیا ہے +

قسطنطنیہ کے مدرسہ بحری انجنیران سے اُس سال ۶۷ طلبا، آخری امتحان مین کامیاب ہوئی ہین یہ عنقریب بعہدہ بحری لفٹنٹ جنگی بیڑہ مین بھرتی کیے جائین گے +

ترکی گورنمنٹ نے ایک جرمن مسمی رؤف کو وزیر مال کے مشیر کے عہدہ پر مقرر کیا ہے۔ ترکی سفارت متعینہ برلن نے اُسکو زادراہ کے لئے روپیہ دیدیا ہے۔ اور وہ کچھ عرصہ تک آستانہ علیہ پہونچ جائیگا +

شرکت خیریہ جسکا مفصل ذکر پہلے آچکا ہے۔ اپنے دو پرانے سٹیمر نمبر ۱۱ و ۱۴ جو کام بخوبی دیسکتے ہین فروخت کرنا چاہتی ہے۔ ۲۴۔ جنوری تک ہر ایک کے لئے ۵۵-۵۵ ہزار پیاستر تک قیمت دینے والے پیدا ہوئے تھے +

ترقی تعلیم ۔ امیر المومنین غازی عبد الحمید خان ثانی جب تخت نشین ہوئے تھے اُسوقت ترکی مین ہر قسم کے کل مدارس ۱۹۲۰۵ تھے۔ حضرت ممدوح کی ظل عاطفت مین اب تک ۴ کالج (عالیہ) ۵۵ ہائی اسکول (رشتالیہ)، ۱۶۰ مڈل (رشدیہ) اور ۶۹۴۹ پرائمری (ابتدائی)، ۱۹۔ مدارس صنعتی ۱۴ ٹریننگ کالج الغرض جملہ ۹۹۰۱ نئے مدارس ترکی مین قایم ہوئے ہین اور اسوقت کل مکاتب کی تعداد ۲۹۱۰۶ ہے جنمین ۸۹۶۴۲۴ طلبا پڑھتے ہین۔ اگر یہی ترقی اور چند سال تک برابر قایم رہی تو سلطنت عثمانیہ مین کوئی ایسا شخص نہ پایا جائیگا جو لکھ پڑھ نہ سکتا ہو +

تالیف قلوب ۔ خلیفۃ المسلمین نے بغداد و نجف کے اکثر عرب مشایخ کو الطاف خسروانی سے مستفید کرنیکے علاوہ نجد و جبل شمر کے نئے امیر عبد العزیز بن متعب بن الرشید کو مرصع نشان مجیدی۔ اُسکی حرم خاص فہی بنت حمود کو درجہ اول کا نشان شفقت۔ دوسری ازواج منیرہ بنت حسن بن علی۔ جوزا بنت الدردیش اور لولو بنت ابن عریعر کو درجہ دوم کے نشان شفقت۔ اوسکے اعزا ماجد۔ سالم۔ مصلط و عبد الرشید و طلال الرشید کو درجہ دوم کے نشان عثمانیہ۔ متعب الرشید و عبد اللہ بن عبد العزیز الرشید کو طبقہ امتیاز کے طلائی نشان سبحان بن سلام خزانہ دار امیر۔ ناصر بن سلام مدیر علاقہ۔ ناصر بن عتیق میر منشی۔ قاضی عبد العزیز المرشد رئیس المشایخ اور عبد اللہ بن مرعی و یعقوب بن محمد علی کو طبقہ مجیدی کے نشان درجہ دوم عطا کئے ہین۔ اِن اکرامات سلطانی سے ثابت ہو رہا ہے کہ عبد العزیز بھی اپنے مرحوم چچا محمد بن رشید کیطرح خلافت عظمیٰ کا مخلص ہوا خواہ اور خلافت پناہی کو بھی اسکے حال پر ویسی ہی نظر شفقت ہے +

جرمن کے سٹاف کور (ارکان حرب) کی افسران کپتان اورلف۔ دلف۔ لسہایم۔ وجورف نے اعانت عسکریہ کے فنڈ مین پانچ پانچ سو فرنک چندہ دیا ہے۔ ادہر قیصر جرمن نے عثمانیہ ارکان حربیہ کے اُن افسرونکو تمغے عطا کئے ہین۔ یعنی جرمن ترکو نسبی دوستی اور تعلق بڑھانے مین پوری سرگرمی سے مصروف ہین۔ مگر افسوس ہمارے رجال حکومت اور افسر اور اکثر اہالی انگلستان اِس موقع کو بھی ہاتھ سے دے رہے ہین۔ جلالت مآب قیصر ہند نے تہیلی کے عیسائی مفرورین کی اعانت و دستگیری کے لئے جو کمیٹی لندن مین قایم ہوئی ہے اوسکی سرپرستی قبول فرمائی ہے۔ کیا اچھا ہو کہ عالیجناب منشی عبد الکریم صاحب انڈین سکریٹری قیصر ممدوحہ کو مظلومین کریٹ کی دستگیری کرنیوالی کمیٹیون کی سرپرستی منظور فرمانیکی طرف توجہ دلاکر موجودہ مغایرت اور بیگانگت کو جو ترکی اور انگلستان مین پیدا ہو رہی ہے دور کرنیکی کوشش کرین +

تھسلی مین اب تک ۱۴ ہزار مفرور عیسائی یونان سے واپس آچکے ہین۔ اکثر یونانی قبائل جو قریب حدود عثمانیہ رعایا کے زمرہ مین داخل ہو رہے ہین +

امیر المومنین نے فتح تہیلی کی یادگار مین جو یادگاری ٹکٹ جاری کیا جانیکا حکم صادر کیا تھا وہ تیار ہو گیا ہے اور اُسکا استعمال شروع ہو گیا ہے۔ یہ تمام موجودہ ٹکٹون سے نہایت خوبصورت ہے۔ اوسکے اوپر کی طرف (بوستہ الدولۃ العلیۃ العثمانیہ) اور نیچے (مخصوص لمتالیا من البلاء المفتوحہ) لکھا ہوا ہے۔ اور درمیان مین یکی شہر (لاریسا) کے پل کی تصویر ہے۔ اِس ٹکٹ کی فروخت سے جو روپیہ وصول ہوگا۔ وہ شہداء عساکر کی اولاد مین تقسیم کیا جائیگا یہ ٹکٹ مذکورہ بالا پہلو بنایا گیا ہے +

ولایت قیصریہ (واقع ایشیائے کوچک) کے سابق گورنر رشاد پاشا نے درخواست کی ہے کہ چاچلیجہ کے قریب بمقام کالی کریٹیا جو کوئلہ کی کان برآمد ہوئی ہے اُسکا مجھے اجارہ دیا جائے مجلس شوریٰ نے یہ دریافت کرنیکے لئے کہ چاچلیجہ کے معدنون اور مورچون کو اِس کان کی کھودسے کوئی نقصان پہونچنے کا احتمال تو نہین ہو سکتا درخواست فوجی حکام کے پاس بھیجدی ہے چاچلیجہ قسطنطنیہ کے قریب واقع ہے۔ اس مجلس نے ایم لاکیس کی درخواست جو اوسنے یروشلیم مین آثار قدیمہ کا اجارہ ملنے کے لئے کی ہوئی ہے۔ چند ترمیمین کرکے وزیر اعظم کی خدمت مین بھیجدی ہے +

ملک کی خوشحالی کی ایک اور تازہ نظیر ترکی اخبارات سے معلوم ہوئی ہے۔ وہ لکھتے ہین کہ ۱۸۹۵ء کے آخری چار مہینون مین حکام صوبہ سیواس نے (کسی قسم کے تشدد یا سخت گیری کے بغیر) محاصل مقررہ کی بابت ۲۵۷۱۹۶۲ پیاستر۔ اعانت عسکریہ کے فنڈ کے لئے تیس لاکھ پیاستر اعانت مجروحین (یعنی بازاریلذ سرار) کیلئے ۲۱۱۲۲ پیاستر اور مظلومین کریٹ کے لئے ۱۹۲۳۰۷ پیاستر (۲۶ پیاستر = ایک روپیہ) جمع کئے ہین۔ سیواس ایشیائے کوچک کا ایک صوبہ ہے +

وزارت مال نے ۲۰۔ جنوری کو کل ملازمان سرکاری کی یکماہہ تنخواہ ادا کی۔ اور اِس سے چند دن بعد حسب الحکم سلطانی افواج مقیمہ تہیلی۔ یانیا۔ البانیا و کریٹ کو بھی ایک ایک ماہ کی تنخواہ ارسال کی گئی۔

روس سے دو سو پچاس مسلمان مہاجرت کرکے صوبہ بروصہ مین آباد ہو گئے ہین اون کے گانون کا نام مردت رکھا گیا ہے +

ترکی گورنمنٹ کی طرف سے بارہ لاکھ پونڈ قرض کی دستاویز پر ۱۹۔ جنوری کو باضابطہ دستخط کر دئے گئے۔ اور ۲۰۔ جنوری کو قرض دہندگان نے ۳ لاکھ پونڈ خزانہ عثمانیہ کے حوالے کر دئے۔ ۳ لاکھ ترکی گورنمنٹ پہلے ہی بھیج چکی تھی۔ باقی ۶ لاکھ ۲۰۔ جنوری سے بعد دس ہفتون کے اندر چار اقساط مین ادا کئے جائینگے۔ بارہ لاکھ مین سے آٹھ لاکھ عثمانیہ بنک نے اور چار لاکھ اناطولین ریلوے کمپنی اور ڈسکنٹو بنک (جرمنی) نے دئے ہین۔ اِس قرضہ کے صلہ مین دونون قرض دہندگان نے گورنمنٹ سے ۴ فیصدی مزید معاوضہ ملنے کا وعدہ لیا ہے۔ اور جرمن بنک نے اپنی تعمیر کردہ ترکی لائینون کی کیلومیٹر کی ضمانت مین اڑھائی ہزار فرنک فی کیلومیٹر (کیلومیٹر = ۵/۸ میل) کا اضافہ کرالینے کے علاوہ ایک بندرگاہ بنانے اور اپنی لائینون کو انگریزی و فرنچ کمپنیون کی تعمیر کردہ لائینون (یعنی سمرنا کی حد سمرنا ایدن و ادانہ مرسینا لائینون) تک بڑھا لینے کا اجارہ حاصل کیا ہے۔ یہ قرض ۵ فیصدی سالانہ سود پر چھ مہینے کی میعاد پر باین شرط لیا گیا ہے کہ اگر تب تک روانہ ہو تو اس شرح پر اور ایک سال میعاد مین بڑھا دیا جائے۔ یہ قرض تاوان جنگ کی کفالت پر ہے۔ اُسکی ملتی ہی اِسے ادا کر دیا جائیگا۔ لیکن چونکہ یہ ابھی معلوم نہین کہ یونان اوسے کب تک ادا کر سکیگا اِسی لئے ایک سال کی توسیع کی شرط احتیاطاً رکھ لی گئی ہے +

کہا جاتا ہے کہ عثمانیہ گورنمنٹ اس تاوان جنگ کی کفالت پر اٹھارہ لاکھ پونڈ اور قرض لینے کا ارادہ رکھتی ہے +

CHAMBERLAINSCOUGH REMEDY.

چیمبرلین کف ریمیڈی (چیمبرلین صاحب کی کھانسی کی دوائی) (اس یکہ بین بنائی ہوئی) ہر قسم کی کھانسی۔ زکام نزلہ۔ بچونکی کھانسی۔ سل۔ گلے کی کھرکھراہٹ اور ہر وقت کی تھوڑی تھوڑی کھانسی کو بالکل دفع کر دیتی۔ امریکہ مین تمام ڈاکٹر اِسکا استعمال کراتے ہین۔ ایکمرتبہ اسکو آزمائیے اور صحت پائیے قیمت چھوٹی بوتل ایکروپیہ۔ تمام انگریزی دوائی فروش فروخت کرتے ہین + **یہ دوا شیخ فیروز الدین صاحب**

ایم لیونٹیف - اور حبشی سفیر آٹو جوسف ۱۷ جنوری کو اوڈیسہ سے قسطنطنیہ روانہ ہوئے۔ ان کو جہاز سے خشکی پر لانے کے لئے ایک سرکاری دخانی کشتی بھیجی گئی۔ اور ساحل سے وہ دو درباری گاڑیوں پر سوار ہو کر ہوٹل کو گئے۔ ۱۹ جنوری کو ان دونوں نے بابعالی میں وزیر خارجیہ سے ملاقات کی قسطنطنیہ سے باقی مہم بندر سعید کو گئی اور شاہزادہ ہنری کو پیرس سے لانے کیلئے آٹو جوسف بھی لیونٹیف کے ہمراہ گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شاہ حبش کی طرف امیر المومنین نے دست خاص سے خط لکھ کر لیونٹیف کو دیا ہے۔

پرنس فرڈیننڈ والی بلگیریا کے ۱۷ جنوری کو لڑکی پیدا ہوئی دو بیٹے پہلے موجود ہیں۔ نوزائیدہ دختر کی پیدائش کی خوشی میں بلغاری ایجنٹ مقیمہ قسطنطنیہ نے پرتکلف دعوت دی جس میں پہلے امیر المومنین اور پھر والئی بلغاریا اور اسکے خاندان کی جام صحت نوش کئے گئے۔ ولایت بلغاریا کا سالانہ خرچ ۱۸۸۶ء میں ۴ کروڑ ۸۰ لاکھ تھا جو بتدریج ترقی کرتا ہوا ۱۸۹۳ء میں نو کروڑ فرینک ہو گیا۔ آمدنی میں بھی اسی نسبت سے ترقی ہوئی ہے۔ گورنمنٹ بلگیریا نے آیندہ کیلئے حسب ذیل قابل جنگ و مستعد فوجی طاقت رکھنے کا فیصلہ کیا ہے:- ۲۴ رجمنٹ انفنٹری۔ چھ رجمنٹ کیولری چھ رجمنٹ میدانی توپخانہ (جس میں نو حاضر باش اور تین ریزرو باتریاں ہونگی۔ ایک رجمنٹ کوہی توپخانہ (جس میں نو باتریاں ہونگی) تین پلٹنیں قلانچی توپخانہ کی۔ ایک برگیڈ انجنیریوں کا اور سرحدوں کی محافظت اور قلعوں میں رہنے کیلئے سوار اور پیدل چھ پلٹنیں انفنٹری۔

گورنمنٹ بلگیریا نے قاعدہ جاری کر دیا ہے کہ تمام ایسے ممالک اجنبیہ کی بھی باشندے جن سے بلگیریا کا تجارتی معاہدہ نہیں بلگیریا میں تین سال سے زائد رہائش رکھنے پر فوجی خدمت کے مستوجب ہو جائینگے۔ بلگیریا کا فوجی قرضہ اسوقت ۲۱۸ ملین فرینک ہے مجلس وکلا نے گورنمنٹ کو اسکی ادائیگی کیلئے ۴½ اور پانچ کے درمیان شرح سود پر نیا قرضہ لینے کا اختیار دے دیا ہے۔

عساکر حمیدیہ یعنی کردوں کی بیقاعدہ فوج سواران میں دو رجمنٹیں حال میں اضافہ کیگئی ہیں ان میں قبیلہ ہلاز کے آدمی بھرتی کئے گئے ہیں اور وہ چہارم اردو مقیمہ ملاشغرد میں شامل کیگئی ہیں۔ ذکی پاشا نے جو روس اور ایران کی سرحدوں کی افواج عثمانیہ کے سپہ سالار ہیں اسی قبیلہ کے گیارہ سرداروں کو ان رجمنٹوں کے افسر مقرر کیا ہے۔ سات دیگر سردار جو پانچ برس ہوئے بعہدہ کپتانی عساکر حمیدیہ کے عارضی طور پر چند سالوں کے کمانیر مقرر کئے گئے تھے۔ وہ مستقل کر دیئے گئے ہیں۔ حسنین لی قبائل کے سردار فتح الہ بک محمد امین بک اور سلیمان آغا اور قبیلہ جیون لی کے سردار ابراہیم بک و درویش آغا جو نیز عساکر حمیدیہ کے افسر ہیں کچھ عرصہ بطلس میں قیام کرنیکے بعد اپنی اپنی رجمنٹوں کے ہیڈ کوارٹروں کو واپس چلے گئے ہیں۔

شمسکی قبیلہ کا سردار محمد دربار بک جسکا ذکر پچھلے ہفتہ کیا گیا تھا ۱۹ ویں رسالہ کا کمانیر ہے وہ ملازمت سلطانی سے شرف اندوز ہو کر مکہ معظمہ کو چلا گیا ہے۔

ترکی بحری اصلاح - ترکی گورنمنٹ اپنی جنگی بیڑہ کے موجودہ جہازات کی کامل تجدید اور نئے جہازوں کی تعمیر کیلئے بڑی سرگرمی سے تیاریاں کر رہی ہے پچھلے ہفتہ آٹھ جہازوں کے نام دیکر یہہ بتایا گیا تھا کہ انمیں سے اول جہاز یعنی مسعودیہ جسکا وزن ۹ ہزار ٹن ہے کارخانہ مرمت کے حوض میں داخل ہو گیا ہے۔ بعد ازاں معلوم ہوا ہے کہ ان آٹھ کے علاوہ آرخانیہ۔ عزیزیہ۔ محمودیہ۔ اور عثمانیہ کو بھی جن میں سے ہر ایک کا وزن ۶ ہزار ۴ سو ٹن ہے۔ ترکی بحری افسران کے تیار کردہ نقشوں کے مطابق از سر نو درست کیا جائیگا اور انکی موجود طرز۔ زرہ اور آلات حرب بالکل بدل دیئے جائینگے۔ انکی مرمت اور تجدید کا کام بھی عنقریب شروع ہونیوالا ہے۔ جرمنی کارخانہ کرپ اور انگریزی کارخانہ ارم کٹرانگ سے جو چار آہن پوش۔ دو قرد زر اور دو تار پیڈو غرق کنندہ جہاز سے بنوائے جائینگے امیر البحری نے انکے نقشے تیار کر لئے ہیں۔

ترکی گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ جو شخص توپخانہ کے استعمال میں آنیوالا بارود تیار کرتا ہوا پکڑا جائیگا اُسے سخت سزا دیجائیگی۔

رومانیا کے دار الخلافہ بخارسٹ (بکرش) کے مسلمانوں کی درخواست پر عثمانیہ گورنمنٹ نے بماہ رمضان وعظ کرنیکے لئے ایک امام وہاں بھیجدیا ہے۔

کرول آفندی اسسٹنٹ ڈائرکٹر تار و ڈاک کی مستعفی و پنشنیاب ہونے پر قسطنطنیہ کے جرمن ڈاکخانہ کا پوسٹ ماسٹر ہر ہوں اسکی جگہ مقرر کیا گیا ہے کرول افندی بھی جرمنی ہے

ایشیاء کوچک کے ضلع قسطنبول میں اس سال سردی نہائت شدت سے پڑ رہی ہے اور غرباء کو ایندھن اور کوئلہ کی کمیابی اور گرانی سے بالخصوص سخت تکلیف ہو رہی ہے کیونکہ اکثر جوان آدمی فوج میں مامور ہیں اور انکے لواحق روزی کمانیوالوں کی عدم موجودگی سے تنگ حال ہو رہے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنی حالت اور درماندگی والئی پر واضح کر کے ایندھن انکو نعمت بہم پہنچائے جانے کی درخواست کی اور والئی نے اُسی وقت امیر المومنین کو بذریعہ تار عرضی کی خلاصہ سے اطلاع دی جسپر سلطان المعظم نے حسب معمول رعیت پروری اور فیاضی سے کام لیکر پانچ ہزار روپیہ جیب خاص سے والی کو روانہ کر دیا اور بابعالی کے نام حکم صادر فرما دیا کہ سرکاری خزانہ سے بھی غربا کی دستگیری کیلئے ۱۵ ہزار روپیہ بھیجدیا جائے۔

دنیا میں اکثر ایسے واقعات ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں جو افسانوں سے بھی زیادہ عجیب و غریب معلوم ہوتے ہیں۔ ایک ترکی اخبار لکھتا ہے کہ سمرنا کا ایک یونانی اٹھارہ برس ہوئے جزیرہ مٹی لین کو گیا۔ جہاں اسکی ایک اور یونانی سے ملاقات ہو گئی اور دونوں تھوڑے ہی عرصہ میں رفیق صمیم بنگئے۔ ان پیر مردوں کو اب حسن اتفاق سے معلوم ہوا ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے سگے بھائی ہیں۔ مٹی لین والا بچپن میں گھر سے نکلکر امریکہ چلا گیا تھا اور اس کے گھر والے اُسکو مردہ سمجھ بیٹھے۔ مگر وہ وہاں بہت سا روپیہ کما کر عرصہ مدید کے بعد مٹی لین آگیا تھا۔ یہہ جزیرہ سمرنا سے پچیس تیس میل کے فاصلہ پر ٹرکی کے ماتحت ہے۔

امیر المومنین نے یحییٰ نافذ پاشا رئیس سلسٹریا (واقع بلگیریا) کو جو بلغاری پارلیمنٹ کا ممبر بھی ہے۔ اعانت مجروحین کے فنڈ میں اپنی گرہ سے بیس پونڈ چندہ دینے اور باشندگان سلسٹریا سے مسلمانان کریٹ کی دستگیری کیلئے پانچ سو پونڈ فراہم کرنیکے صلہ میں طبقہ مجیدیہ کا تمغہ دوسرے درجہ کا عطا کیا ہے۔ اس طبقہ کی امتیاز جعفر خاں میر منشی نظارت خارجیہ ایران اور فتح اللہ خاں بیلربے و مہتمم پرمٹ خانہ رشت (ایران کا بندر) کو عطا کئے گئے ہیں۔

وزارت بحریہ نے سمرنا۔ ساؤ۔ پریویسا۔ مارٹو اور سان گوونی کے بنادر میں ترسیل ڈاک و خطوط کیلئے دخانی کشتیاں مامور کرنیکا فیصلہ کیا ہے سالونیکا میں برائے حفاظت آہن پوش منصورہ رہیگا

مسلمانان کریٹ و صدقہ فطر - تقریباً تمام مسلمان ناظرین وکیل صدقہ فطر کی تعریف اور اسکے وجوب سے علم رکھتے ہونگے۔ ہماری رائے میں کریٹ کے مفلوک الحال۔ فاقہ کش۔ برہنہ تن اور عیسائی باغیوں کے ہاتھ سے خانمان برباد مسلمانوں اور انکی بیوہ عورتوں اور معصوم بچوں کی دستگیری سے بڑھکر اس صدقہ کیلئے کوئی عمدہ مصرف نہیں ہو سکتا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری رائے سے اکثر اصحاب کو اتفاق ہوگا پس جو صاحب اس کار ثواب میں شریک ہونا چاہیں وہ اپنے اپنے خاندان کا کل صدقہ یا جس قدر اس کا حصہ اس کام کیلئے مناسب سمجھیں دفتر وکیل یا پیسہ اخبار لاہور میں ارسال کر سکتے ہیں۔

مصر کی پیداوار قند - اسمعیل پاشا مرحوم سابق خدیو مصر نے بہت سی اراضی خرید کر کے اس پر خود کاشت کرنی شروع کر دی تھی۔ مگر جب ملک پر قرضہ بہت بڑھ گیا تو گورنمنٹ نے خاندان خدیویہ کو اس اراضی کے عوض جو دائرہ کہلاتی ہے پنشن دیکر اُسے اپنی تحویل میں لے لیا۔ اور اب گورنمنٹ اور قرضخواہوں کی ایک جماعت اس پر تردد کراتی ہے۔ اس سال اراضی مذکورہ پر گو بہ نسبت سابق کم نیشکر کاشت کیا گیا تھا۔ مگر پیداوار بہت اچھی ہوئی ہے۔ کل نیشکر کی مقدار ایک کروڑ ساٹھ لاکھ قنطر (قنطر برابر سو من انگریزی) اور اس سے جو شکر نکلے گی اسکی مقدار ۱/۲ ۱۲ لاکھ قنطر اندازہ کیگئی ہے۔ اس میں سے چار لاکھ قنطر ۱۸۹۸ء کے شروع سے پہلے تیار ہو کر اسکندریہ کو بھیجدی گئی تھی۔ قند بنانے کیلئے نو کارخانے مبیہ اور سور کے درمیان دن رات کام کر رہے ہیں جن میں یومیہ ۵ سو ٹن شکر تیار ہوتی ہے۔ باقی ماندہ لشکر کی تیاری ۲۰ جنوری سے شروع ہوئی۔ اور ۱۰ اپریل تک برابر تیار ہوتی رہیگی۔ ہر قسط ۱۲ - ملل گاڑیاں تیار شدہ لشکر کارخانوں سے اسکندریہ کو جہاں دائرہ کے بڑے گودام گھر بنے ہوئے ہیں لیجاتی ہیں +

تار کی خبریں معہ مختصر حواشی

لنڈن ۱۱ فروری۔ پارلیمنٹ میں ایک آئرش ممبر نے تجویز پیش کی کہ آئرلینڈ میں علیحدہ پارلیمنٹ بنایا جائے اور وہاں کی عاملانہ حکومت بھی انگلستان سے علیحدہ ہو۔ یہ تجویز ۱۵۸ رایوں کی کثرت سے مسترد کر دیگئی۔

لنڈن ۲۲ فروری۔ چین کی شامت۔ چین نے فرانس کو فرنچ پادری کی گرفتاری کا معاوضہ دینا منظور کر لیا ہے۔ انگلستان کو بھی برہما سے جنوبی چین کے صوبہ یونان میں ریلوے لائینیں بنانیکی اجازت دیگئی ہے صوبہ سنان میں ممالک اجنبیہ کو تجارتی کوٹھیاں کھولنے کی اجازت ملنے کیلئے پیکن میں نامہ و پیام ہو رہا ہے۔

لنڈن ۱۴ فروری۔ ہسپانیہ و صوبجات متحدہ امریکہ۔ ہسپانوی سفیر متعینہ واشنگٹن نے اپنے پرائیویٹ خطمیں پریسیڈنٹ میکنلی کی تحقیر کرنیکے علاوہ یہ بھی لکھا تھا۔ کہ گو ہسپانیہ کیوبا کے متعلق امریکہ سے بظاہر آشتی آمیز پیرایہ میں خط و کتابت کر رہی ہے۔ مگر درپردہ مقابلہ کیلئے خفیہ خفیہ بحری تیاریاں کر رہی ہے۔ چنانچہ لیکن گورنمنٹ نے ہسپانیہ سے جواب طلب بھی مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس معاملہ کی بھی تردید کرے۔

ایضاً ٹرنسوال اور ہندوستانی۔ ہندوستانیوں کو شہروں سے خارج کرنیکے حکم کے برخلاف انگریزی انجمن نے پریٹوریا کے ہائیکورٹ میں جو مقدمہ دائر کیا ہے۔ اسمیں بارہ جج عدالت فریقین کے وکلاء کی تقریریں اور بیان سنگی

لنڈن ۱۳ فروری۔ گلیڈسٹون کی صحت دن بدن اچھی ہو رہی ہے۔ وہ فرانس کے جنوبی قصبہ کینز سے جلد انگلستان واپس آنیوالا ہے۔

لنڈن ۱۱ فروری۔ ایک ڈچ جہاز بحیرہ اطلانتک میں پوشیدہ چٹانوں سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گیا۔ وہ غرق ہو رہا تھا کہ ایک اور جہاز پہنچ گیا۔ جسنے ۲۷ مسافر اور ۸۵ ملاح بچالئے۔

ایضاً ملکہ معظمہ نے ہیچ نٹلی ہسپتال میں مجروحین کا معائنہ کر کے ہر ایک سے نسلی آمیز گفتگو کی۔

ایضاً زار کو قتل کرنیکی ترغیب دینے کے جرم میں جو وسی نہلسٹ لنڈن میں گرفتار کیا گیا تھا اسے ۱۸ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

لنڈن ۱۴ فروری۔ چین و روس۔ ایک روسی جہاز ایکہزار فوج لیکر بندر اوڈیسہ دواقعہ بر ساحل بحر اسود سے بندر ولیڈی وسٹاک کو روانہ ہوا ہے (آخر الذکر بندر بحر الکاہل کے ساحل پر کوریا کے شمال میں واقع اور سائبریا منچوریا ریلوے کا انتہائی سٹیشن ہے۔ اسمیں اسوقت نو ہزار روسی فوج موجود ہے یا علاقہ ملحقہ سے چند دنوں میں جمع ہو سکتی ہے۔ وکیل)۔

لنڈن ۱۵ فروری۔ سرحدی پالیسی۔ پارلیمنٹ میں مباحثہ۔ ایڈریس کے مباحثہ کے دوران میں سر لاسن و مسٹر ولسن ممبروں نے شب گذشتہ چترال کے دوامی قبضہ اور وہاں تک سڑک قایم رکھنے کی مخالفت کر کے کہا کہ ہمکو قبائل کی آزادی میں کوئی دخل نہیں دینا چاہیئے۔ نواب وزیر سند نے جوابدیا کہ سرحدی قبائل کیساتھ کوئی بدعہدی نہیں کیگئی اور موجودہ فساد کو قبضہ چترال سے کوئی تعلق نہیں۔ سڑک مذکور کا قایم رکھنا اپنے رفیق علاقو چترال اور کشمیر کو بے پناہ چھوڑ دینے سے کم خطرناک ہے۔ ہم اگر چترال کی حمایت چھوڑ دیں تو وہاں ابھی بدامنی

Chamber Lain's Pain Balm

چیمبرلینس پین بام (چیمبرلین صاحب کی دوائی دافع درد)

(امریکہ میں بنائی ہوئی)

تمام دنیا میں ہر قسم کے درد کے فوراً دفع کر دینے کیلئے مشہور ہے خصوصاً ہر قسم کے گٹھیا۔ کمر۔ پٹھ۔ لنگڑاپن۔ اور ورم کے لئے مشہور ہے۔ زخم چوٹیں جلے ہوئے مقامات بھی اچھے ہو جاتے ہیں۔ دردسر۔ دردِ دندان۔ اور درد گوش کیلئے مفید ہے درد پہلو و درد پشت کا بہت اچھا علاج ہے۔ غرض نہایت عجیب دافع درد دوائی ہے قیمت چھوٹی بوتل ۱۰ بڑی بوتل ۱۶

یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات امرتسر سے مل سکے گی

پہلے جائے۔ اور پھر دوسری مہم بھیجنی کی ضرورت لاحق ہو جائے میں اپنی ۲۸ جنوری کی مراسلہ میں فیصلہ کر چکا ہوں کہ ان صورتوں کے جہانتک ہمکو اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کے پورا کرنیکے لئے ایسا کرنا ضروری ہو قبائل کے معاملات اور علاقوں میں کوئی مداخلت نہیں کریگی پچھلے دنوں گورنمنٹ پر ایسا صعب وقت گذرا ہے کہ غدر کے بعد ایسی مشکلات حادث نہیں ہوئی ہیں ممبروں کو اُن مشکلات کا علم نہیں۔ مگر لارڈ الگن کی بہادری اور استقلال سے اُن مشکلات کا نازک ترین زمانہ بخیریت گذر گیا ہے میں اُن لوگوں میں سے نہیں ہوں جنکو روسی حملہ کا وہم سونے بھی نہیں دیتا مجھے ایسا وہم کبھی نہیں ہوا۔ تاہم یہ ضروری ہے کہ اُس درہ کو جو افغانستان کی کلید ہے۔ دوسروں کے قبضہ میں نہ جانے دیا جائے۔ ہماری سرحدی پالیسی ان چار دستاویز طی پر مبنی ہے معاہدہ حدبندی مابین روس و افغانستان۔ امیر کی حفاظت کی ذمہ داری کی سند معاہدہ ڈیورینڈ۔ اور معاہدہ چار مابین روس و انگلستان۔ اور یہ چاروں معاہدے لبرل حکومت کے وقت میں ہوئے تھے۔

"ہماری سرحدی پالیسی آئندہ یہ ہوگی۔ اول انگریزی علاقہ کی اضلاع کی حفاظت کیلئے پولیس کی فوج قایم کی جائے اور جدید انتظامی حفاظت کا بندوبست کیا جائے۔ دوم اُن قبائل کے معاملات میں جو انگریزی دائرہ اقتدار میں آباد ہیں کسی غیر کو دخل نہ دینے دیا جائے۔ سوم قدرتی سرحد کو قایم رکھکر اُن ذمہ داریوں اور اقراروں کو پورا کیا جائے جو افغانستان سے کئے گئے ہیں اس پالیسی کے نباہنے کے لئے میں جدید ہی طریقہ کو قدیم پنجابی طریقہ سے ارجح دیتا ہوں۔ اول الذکر ایک مہذب قوم کی شان کے زیادہ حسبحال ہے۔ سرحدی مشکلات عارضی نہیں بلکہ دوامی ہیں اور ہم کو انکا مردانہ مقابلہ کرتے رہنا چاہیئے دسندھی طریقہ سے نواب ممدوح کی مراد اُس طریقہ سے ہے جو بلوچستان میں سنڈیمن کے ذریعہ سے اختیار کیا گیا یعنی اس سابقہ پنجابی طریقہ کی بجائے کہ قبائل کو بالکل خودمختار رہنے دیا جب انہوں نے کچھ شرارت کی فوجکشی کر کے سزا دیدی۔ بلوچستان کیطرح اُنپر پختہ تسلط قایم کر کے صرف اندرونی طور پر انکو خودمختار رہنے دیا جاوے۔ اور یہی وہ پالیسی ہے جسکی اختیار کئے جانے پر ہم زور دیتے آئے ہیں۔ جسکو بارے اگوسٹس نے پسند کر کے اختیار کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ مگر ابھی اندیشہ ہے کہ لبرل کی ہار آجانے پر یا اس وزارت کے عہد میں ہی اُنکے دباؤ دینے پر اسے پھر کہیں بدل نہ جائے۔ اوٹیٹر)۔

لنڈن ۱۵ فروری۔ لارڈ ولیم نیول کو بجرم دغا پانچ برس قید کی سخت سزا دیگئی ہے۔

ایضاً مسٹر کرزن نے پارلیمنٹ میں کہا کہ شاہ منی لیک کے دربار میں ہندوستان کا کوئی افسر سفیر مقرر کیا جائے گا (چنانچہ عدن کا اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ اس عہدہ پر مامور کر دیا گیا ہے وکیل)۔

ایضاً جنوبی افریقہ میں بغاوت۔ علاقہ شمالی چارٹرلینڈ کی دیسی سردار نے بغاوت کر دی ہے جس سے یورپین افسروں کی سلامتی معرض خطر میں پڑ گئی ہے۔ کرنیل منینگ سو دیسی فوج اور چند گاٹلنگ توپیں لے کر موقعہ پر گئے ہیں (بعد میں خبر آئی کہ بغاوت فرو کر دیگئی ہے)۔

ایضاً انگریزی جہاز کا تہ نشین ہو جانا۔ آہن پوش جنگی جہاز وکٹوری اس چین کو جاتا ہوا نہر سویز میں ٹھہر گیا ہے اُسکے نکالنے کیلئے کوئلہ اُتارا جا رہا ہے اور غالباً توپیں بھی اُتارنی پڑینگی (پچھلے ہفتہ خبر درج کی گئی تھی کہ دو جنگی جہاز چین کے انگریزی بیڑہ کی کمک کو بھیجے گئے ہیں۔ وکٹوری اس انہی دونوں میں سے ایک ہے۔ یہ جہاز پچھلے برس تیار ہوا تھا۔ اسکا وزن ۱۴ ہزار ۹ سو ٹن۔ اور اسطی طاقت بارہ ہزار رفتار ۱۷½ گھنٹہ ہے۔ یہ سبب گراں وزن ہونے کے یہ جہاز ۲۴½ فیٹ سے کم گہرے پانی میں نہیں چل سکتا۔ اور چونکہ نہر سویز بعض بعض جگہ صرف ۲۶ فیٹ اور زیادہ سے زیادہ ۲۸ فیٹ گہری ہے قیاس تھا کہ دوسرا جہاز جو ہلکا ہے نہر سویز سے اور وکٹوری اس کیلئے راستہ چین کو جائیگا۔ مگر خدا معلوم کیسی جلدی منظور تھی کہ باوجود علم اس جہاز کو بھی نہر کے راستہ بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس جہاز کی تیرانے میں مدد دینے کیلئے دو جہاز مالٹا سے بھیج گئے۔ دیکھئے اس کام میں کتنے دن صرف ہوتے ہیں سچ ہے ؎ کہ تعجیل کار شیاطیں بود۔ وکیل)۔

ایضاً سرحدی پالیسی۔ پارلیمنٹ میں مباحثہ۔ سر لاسن کی تجویز ۲۱۱ کی مخالفت اور ۲۰۸ رایوں کی موافقت سے خارج ہو گئی۔ مسٹر ایسکوتھ نے فارورڈ پالیسی پر سخت نکتہ چینی کر کے دہی فسودہ دلائل پیش کیں۔ مسٹر کرزن نے کہا کہ گو ہمجو روس کی نیک نیتی پر پورا یقین ہے۔ تاہم اگر ہماری سرحد پر کوئی رخنہ موجود ہو یعنی اُسکا کوئی حصہ بلا حفاظت پڑا رہے۔ تو ممکن ہے کہ اسے دیکھکر اُسکے منہ میں پانی آجائے (اور وہ اُسکے راستہ حملہ کر دے یا کم از کم اسی علاقہ پر قبضہ کر لے۔ لارڈ لارنس کی پالیسی مردہ ہو گئی ہے اور اُسکی جگہ سنڈیمن کی پولیسی نے لی ہے جو بہت کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ ہمکو صرف سرحدی افسری کیلئے قابل لوگ منتخب کرنے چاہیئے۔ اسپر قبائل خود بخود اپنی مرضی سے انگریزی اطاعت و حمایت قبول کر لینگے (جیسا کہ سر سنڈیمن مرحوم کی طفیل بلوچستان میں ہوا ہے)۔

ہندوستان کی خبرین

فساد میکران کرنیل مین کی فوج قلعہ چاربوق کو تباہ کرکے تربت واپس آگئی ہی قلعہ ناصر آباد کو بھی جبکہ خان قلات کی فوج اُسے خالی کردیگی اُڑا دیا جائیگا۔ اس سی فارغ ہوکر پسنی سی سامان رسد اور باربرداری کی پہنچنے پر کرنیل مین منڈ علاقہ کی دیہات پر جو کپتان برن کی پیمائشی جماعت اور کمپ پر حملہ کرنیمیں شریک ہوئے تھے فوجکشی کرکے اُنکو معقول سزا دینگی۔ پاؤنیر کا بیان ہی کہ اگر بلوچی اور اُنکا سردار بلوچ خاں متوفی انگریزی فوج کا رو در رو مقابلہ کرنیکی بجائے آفریدیوں کی چال چلتا۔ تو ہمیں ایسی جلدی کامیابی نہ ہوتی ٭

گورنمنٹ ایران بھی سرحد بلوچستان پر بغاوت و فساد کی انطفا کیلئے سرگرمی کیساتھ تیاریاں کر رہی ہی۔ باغی مسٹر گریوز کو قتل کرنے کی بعد گید کی جنوب میں بھاگ گئے تھے۔ اُنکی سرکوبی کیلئے ایک زبردست ایرانی فوج اُس طرف چلی جارہی ہے سرحد کے دونوں طرف سے باغیوں اور مفسدوں کی کامل گوشمالی ہوجانیسے میکران میں عرصہ مدید کیلئے پورا امن قائم رہیگا

آفریدیوں کی ہاتھ میں بکثرت لی مٹ فورڈ ہونیکی وجہ سے دیسی فوج میں بھی چھ سات سو گورکھہ سپاہیوں کو یہ رائفلیں دیگئی ہیں۔ اور ہر ایک سپاہی کو چار چار سو کارتوس دئے گئے ہیں جنمیں سے ساٹھہ ساٹھہ وہ اپنی پاس رکھینگی۔ اور باقی خچروں پر رہینگی۔ دیسی فوج کی پاس ابتک صرف ہنری مارٹنی رائفلیں ہیں۔ لی مٹ فورڈ صرف گوروں کو ملی تہیں گورکھے اس امتیاز سی بہت خوش ہوئے ہیں۔ پاؤنیر مشورہ دیتا ہے۔ کہ گورکھوں کی طرح مالوہ کی بھیل قوم بھی پہاڑوں کی عادی ہی۔ مالوہ بھیل کور کو سرحد پر بھیجنا نہایت مفید ثابت ہوگا ٭

واقع شن کمار (مورخہ ۲۹ جنوری) کے نقصانات کی فہرست شائع ہونے سی معلوم ہوا ہے۔ کہ گورکھہ رجمنٹ کی ۵۸ نن کمیشنڈ افسر و سپاہی قتل اور زخمی اور ۱۳ گم ہوئے۔ دیسی فوج میں ۱۳ قتل ۲ بعد میں زخموں سے ہلاک اور ۱۰ سخت زخمی ہوئے اور باقی بھی کم و بیش زخمی ہونے سے نہ بچے۔ مقتولین کی اس تعداد میں قتل شدہ افسر شامل نہیں ٭

مہم مالاکنڈ و ٹوچی کی فوجوں سی تمام زائد جانور باربرداری کیلئے پشاور بھیجے جارہے ہیں۔ تاکہ بشرط ضرورت آفریدیوں کے برخلاف چڑھائی کرنے کی وقت کام دیں ٭

موجودہ سرحدی پالیسی سی سرکش تو قابو نہیں آئے اور اُلٹے وہ قبائل بھی جنہوں نے اطاعت قبول کرلی تھی بیزار ہورہے ہیں۔ اورکزئی فریاد کررہے ہیں کہ ناکہ بندی کی سختی سی ہم کو سخت تکلیف پہنچ رہی ہی اگر ہمارے ساتھہ بھی سرکشوں ایسا سلوک کیا جاتا تھا تو اطاعت نے ہمیں کیا فائدہ پہنچایا۔ چونکہ شکایت معقول ہے۔ حکام اب یہ سوچ رہے ہیں کہ اسکا کسطرح دفعیہ کیا جائے۔ سردست انکی تیور بدلی دیکھکر کوہاٹ۔ سمانہ اور کورم سی فوجوں کی واپسی کا حکم منسوخ کردیا گیا ہے ٭

جالندھر کے ضلع میں خانخانان کی قریب اور دو بڑی قصبات مالا بوٹا و گوناچور میں وبا پھوٹ پڑی ہی۔ طاعون زدہ علاقہ میں اسوقت چار اسسٹنٹ کمشنر اور چھہ سات سو پولیس کنسٹیبل حلقہ بندی اور انتظام صفائی کیلئے موجود ہیں۔ ڈپٹی کمشنر جالندھر نے مزید پولیس کی درخواست کی ہی۔ مگر اب کسی ضلع میں گنجائش نہیں رہگئی۔ پہلور کے مدرسہ پولیس کے جو طلباء پشاور بھیجے گئے تھے وہ واپس آگئے ہیں۔ اور اُنمیں سے سپاہی اور سارجنٹ وغیرہ بھی اسی کام پر لگادیئے جائینگے۔ بمبئی میں وباء بدستور زور پر ہی۔ روزانہ اوسط متوفیوں کی ۲۰۰ کے قریب ہے ٭

دیسی کوہی باتریوں کی سات پونڈر توپیں موجودہ سرحدی جنگ میں بالکل فرسودہ پائی گئیں۔ چنانچہ انمیں سے ایک توپ چلاتے وقت پھٹ گئی۔ اور باقی ناقابل کار کردیگئی ہیں ٭

الہ آباد سی سو گورکھہ سپاہی مہم تراہ کیلئے ۱۶ فروری کو ریل پر سوار ہوئے ٭

نواب وائسرائے ۲۹ مارچ کو کلکتہ سے چلکر ۳۱ کو مسوری پہنچینگے۔ اور وہانسے پہاڑ پہاڑ شملہ جائینگے ٭

لیجسلیٹو کونسل کے اجلاس مورخہ ۱۸ فروری میں غیر سرکاری ممبروں نے تعزیرات ہند اور ضابطہ فوجداری کی مجوزہ مسودہ قانون میں تقریباً پچیس تیس ترمیمیں پیش کیں۔ مفصل کارروائی اگلے ہفتہ درج کی جائیگی۔ لوکل گورنمنٹوں نے مجوزہ قانون کی پوری تائید کی ہی مسٹر چارمرز مشیر قانونی نے اپنی تقریر میں نکتہ چینوں پر خوب چوٹیں کیں ٭

سول ملٹری گزٹ اضلاع سیالکوٹ۔ امرتسر۔ گوجرانوالہ۔ لاہور و فرید کوٹ وغیرہ میں درگا مائی کی پوجا کے نئے طریق کے مروج ہونیسے نتیجہ قائم کرتا ہی کہ برہمن قوم انگریزی راج کو ملیامیٹ کرنیکے لئے یہ سب کوششیں کر رہی ہے اور کہ اگر ہندوؤں کی اس نئی مذہبی تحریک کا قبل از وقت انسداد نہ کیا گیا تو ممکن ہے کہ یہ امر کسی وقت خون کے دریا بہانے کا باعث ہوجائے ٭

جمرود میں افواہ ہی کہ ملک خواص کو اُسکے بیٹے نے قتل کردیا ہے ٭

مسٹر پارکر لیگل ریمیبرنیسر کے عہدہ پر مستقل کردیئے گئے ہیں ٭

ملک چین سے ایک صاحب ذیل لکھتے ہیں فی الحال جو کمیشن حد بندی کا کام کرتی ہے اُسمیں شامل ہے۔ گورنمنٹ چین نے بھی اپنی سپاہ کو سرحد پر حد بندی کے کام پر روانہ کیا ہی جسمیں ایک جمعدار مسلمان اور ۳۰ سپاہی بھی مسلمان ہیں جمعدار کا نام مذہبی عبدالرشید اور چینی نام ماتا این ہی چینی مسلمانوں کی عموماً دو نام ہوا کرتے ہیں۔ خاص و عام تو چینی نام سے پکارا کرتے ہیں مذہبی نام عبدالرشید سلیمان شمس الدین۔ عمر وغیرہ ہوتے ہیں یہ مسلمان ملک یان نان کی باشندے ہیں دوسرے مسلمانوں کی بہت عزت کرتے ہیں لیکن آپسمیں سلام علیک بھی کرتے مینے نہیں دیکھا ہے کلمہ تو سب کوئی جانتے ہیں اور کچھہ کچھہ قرآنی آیات زبانی بھی یاد ہیں لیکن نماز وغیرہ تو پڑھتے ہوئے مینے نہیں دیکھا ہے۔ ایک سپاہی انمیں مولوی ہے اُس کو بہت سی احادیث وغیرہ یاد ہیں۔ اور اس شخص نے آجکے روز روزہ بھی رکھا ہی یہ لوگ حلال و حرام میں بہت تمیز کرتے ہیں۔ دوسرے کا پانی تک نہیں پیتے مرغ وغیرہ ذبح کرکے کھاتے ہیں۔ اپنے سوائے دوسرے مذہب والے کو کافر کہتے ہیں۔ اس شخص کا نام سلیمان ہی۔ جسوقت مجھسے ملاقات ہوتی ہے اول سلام کرتا ہے مہینوں کے نام عربی میں ہی گنتے ہیں۔ مہمان کی خاطر گرم پانی سی کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اُنسے ملاقات کرنے کو جاوے تو فوراً گرم پانی پینے کو دیتے ہیں۔ مسلمان لوگ شراب بالکل نہیں پیتے بعضے تو افیون بھی نہیں پیتے جو انکی موروثی عادت ہے مسلمانوں کی چہرہ پر رونق رہتی ہی۔ اور بہ نسبت چینی سپاہی کی کچھہ قوی اور توانا بھی ہیں۔ گورنمنٹ چین کی سپاہ میں بہت بڑا حصہ مسلمانوں کا ہے۔ اور اچھے اچھے جلیل القدر عہدہ پر مسلمان ممتاز ہیں۔ یان نان کا نائب وائسرائے مسلمان ہے ٭ یہ لوگ اپنی گورنمنٹ کی بہت جاں نثار ہیں۔ اور اسلامی حمیت انمیں بہت ہے۔ آئندہ انکے مفصل احوال تحریر کرکے ہدیہ ناظرین کرونگا ٭ (نامہ نگار)

بنارس کے سنیاسی کرشنانند نے جو بریلی کے جیلخانہ میں ایک بارہ سالہ بنگالی لڑکی کے ساتھہ زنائے جرم میں سزا بھگت رہے ہیں نواب لفٹنٹ گورنر کی خدمت میں درخواست ترحم کیلئے بھیجی ہے۔ بنارس اور قرب و جوار کے ہزارہا ہنود اُن کو بے گناہ سمجھتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ وہ قوی دشمنوں کے باعث موجودہ ذلت کو پہنچے ہیں۔ جو اُن کے عروج کو دیکھہ نہ سکے۔ اور اُس ہر دلعزیزی کو برداشت نہ کرسکے جو اُنہوں نے اپنے لکچروں کے باعث حاصل کی تھی ٭

مقدمہ عبدالماجد۔ ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ عبدالماجد نامی ایک طالب علم حسین آباد سکول کو ایک سال کی قید اس جرم میں ہوئی تھی۔ کہ اُس نے مولوی ہدایت الرسول کی حمایت کے جوش میں ایک تحریر دھمکی آمیز صاحب ڈپٹی کمشنر لکھنؤ کی خدمت میں بھیجی تھی۔ عبدالماجد کی عزیزوں نے سر انٹونی میکڈانل صاحب بہادر کی خدمت میں درخواست ترحم کیلئے بھیجی۔ اور اس نوجوان کی حماقت پر افسوس ظاہر کرکے اور اپنے اعزا کی خیرخواہی کا ذکر کرکے عاجزی کی۔ کہ عبدالماجد کی بقیہ سزائے قید معاف ہو۔ نواب لفٹنٹ گورنر نے درخواست منظور کرلی ہے اور حکم دیا ہی کہ عبدالماجد آزاد کردیا جاوے۔ بشرطیکہ اُسکے مربی کلکٹر غازی پور کے روبرو حاضر ہوکر جنکے ضلع کا وہ باشندہ ہے وعدہ کریں کہ سال بھر تک وہ اپنی نگرانی میں اس نوجوان شخص کو رکھینگے۔ چنانچہ کلکٹر غازیپور کا اطمینان کردیا گیا ہے اور ایک ادھر روز میں عبدالماجد رہا ہوجائیگا ٭

لنڈن ۱۷ فروری۔ دارالعوام میں تعزیرات ہند کی دفعات متعلقہ فتنہ انگیزی کی ترمیموں پر سر ولیم ویڈربرن نے اعتراض کرکے کہا کہ مسودہ قانون پاس کئے جانے سی پہلے پارلیمنٹ میں پیش ہونا چاہئے۔ نواب وزیر ہند نے انکار کیا اور کہا کہ گورنمنٹ دیسی اخبارات کو دبانا نہیں چاہتی بلکہ صرف رہنمائی کرنا چاہتی ہی۔ تجویز ۱۸۲ کی مخالفت اور ۱۰۹ کی موافقت سی مسترد کردیگئی ٭ برہماریلوں کی نسبت مسٹر کرزن نے کہا کہ چین نے ابھی انکا صوبہ یونان کے اندر تک بڑھایا جانا منظور نہیں کیا۔ تاہم بایں توقع کہ یہ اجازت ایکدن ملجائیگی۔ لائنوں کو سرحد تک بڑھا دینا مناسب ہے ٭

الاسلام - دربارہ عقائد اسلام

مسلمان گرے تو ایسے بے ڈہب تھے کہ ان کے سنبہلنے کی کچہہ امید نہ تھی - بارے اونہون نے سمجھا کہ گرے - اور بے ڈہب گرے - ان کے اس سمجھنے سے توقع ہوتی ہے کہ سنبہلینگے بہی - چنانچہ مکتب اور مدرسے اور انجمنین اور سوسائٹیان اور اخبار اور رسالے اور لکچر اور کیا اور کیا اسے سنبہلنے کی تدبیرین ہین اور اپنی اپنی جگہ سبہی اچہی ہین - ہان انکے دین کی حفاظت جیسی چاہئے نہین ہوتی اور وہ ذرا ہے بھی مشکل - مگر تنکے کی اوجہل پہاڑ - اس سے کہ لڑکونکو کسی مدرسہ مین داخل کر دیا اور اونہون نے مدرسے کی چیزونکے ساتھ بادل ناخواستہ دو چار مذہبی باتین اس کان سنین اور اس کان اڑا دین اور اتنے سے تو دین کی حفاظت ہونے سے رہی - دین کی حفاظت تو جب کبہی ہوگی اس سے ہوگی اور اسی سے ہوگی کہ ہر ایک خاندان کے بزرگ مرد و زن بچپن سے لڑکون اور لڑکیون کو گھر دنمین دین کی ضروری باتین سکہائین اور اپنے دیندارانہ نمونے انکو دکھائین اور یہ ظاہر ہے کہ سب سے مقدم اور ضروری امر بچونکون تعلیم عقائد اسلام ہے - پس یہ چہوٹی سی کتاب الاسلام ہمنے اسی غرض سے تصنیف کی ہے کہ مسلمان اسکو پڑہکر اپنے دین و مذہب سے واقفیت حاصل کرین - بڑے بڑے علما و فضلاء نے اس کتاب کو نہایت عمدہ اور نہایت مفید بیان کیا ہے اور اسکی بہت تعریف لکھی ہے - ریاست بہاولپور نے اسکو مدارس ریاست مین داخل تعلیم مذہبی کر دیا ہے جسطرح کوئی گھر نہین جسمین پانی اور آگ اور نمک اور ضرورت کی کل چیزین موجود نہ رہتی ہون - اسیطرح مسلمانونکا کوئی گھر نہین ہونا چاہئے جس مین یہ کتاب نہو اور جو آگ اور پانی اور نمک کے برابر بہی دین کی قدر نہ کرے اس سے کچہہ بحث نہین - قیمت ۸ر اور محصول ڈاک ار ہے - المشتہر خاکسار فتح محمد خان مصنف الاسلام - ہوشیارپور پنجاب

انجمن حمایت اسلام لاہور کا تیرہوان سالانہ جلسہ

الحمد للہ کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کا تیرہوان سالانہ جلسہ ۲۶ و ۲۷ - فروری ۱۸۹۸ء مطابق ۴ و ۵ شوال المکرم ۱۳۱۵ ہجری کو منعقد ہونا قرار پایا ہے - اس جلسہ مین حسب معمول ہند و پنجاب کے مشاہیر علماء و فضلاء جادو بیان لکچرار اور نامور شعرا تشریف لاوینگے - اور انجمن کی کارگذاریون کی رپورٹ بہی سنائی جاویگی - خیرخواہان قوم و ہمدردان و معاونان انجمن کی خدمت مین التماس ہے کہ جلسہ کو اپنی تشریف آوری سے عزت اور رونق بخشین اور انجمن کی امداد کرکے اراکین انجمن کو مشکور فرمائین اور عند اللہ ماجور ہون +

الملتمس خاکسار رشمن الدین آنریری جنرل سکرٹری -

اشتہار ابیات الجنان

یہ دیوان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منقبت مین مولوی حکیم سید مقرب علی صاحب ساکن جگرنون ضلع لدہیانہ نے حال مین تالیف کیا ہے - رسول کریم کے فضائل باوصاف سلیس اردو نظم مین اس عمدگی سے بیان ہوئے ہین کہ عاشقان مدح جناب رسالت مآب اسکو دیکہکر خوش ہو جائین - قیمت فی جلد ۵ر

منیجر وکیل امرتسر

CHAMBERLAIN'S COLIC CHOLERA & DIARRHOEA REMEDY.

چیمبرلنس کولک کالرا اینڈ ڈایریا ریمیڈی

(چیمبرلنس صاحب کی قولنج ہیضہ اور پیچش کی دوائی) (جو امریکہ مین بنائی گئی ہے -)

نہایت عجیب دوائی اپنی قسم کی ہے جو تمام دنیا مین استعمال اور پسند کیجاتی ہے - تمام معدے کے دردونکو فوراً دفع کرتی ہے - قولنج - ہیضہ - پیچش - ظہیر دوامی ظہیر - بچونکا ہیضہ - انٹریونکی ہر قسم کی بیماریان - قیمت چہوٹی بوتل ایک روپیہ - بڑی بوتل دو روپیہ +

ہر جگہ دوا فروشونسے مل سکے گی +

یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر امرتسر سے مل سکیگی -

ترجمہ مفصل انڈین لارپورٹ

جنوری ۱۸۹۳ء سے بمنظوری گورنمنٹ ہند انڈین لارپورٹ ہر چہار ہائیکورٹ (کلکتہ - الہ آباد - بمبئی - مدراس) معہ فیصلجات پریوی کونسل وغیرہ کا ترجمہ لفظ بلفظ مطبع راست گفتار (جنرل لائبریری) امرتسر سے جاری ہے - اسکی تمام ترتیب صفحات انگریزی انڈین لارپورٹ کے مطابق ہے - اور بہت سرعت سے انگریزی کے ساتھ ساتھ نکلتا ہے - ترجمہ اعلیٰ درجہ کا صحیح و خوشخط دو قسم کے کاغذ پر ہوتا ہے - سال کے بعد چارون ہائیکورٹ کے چار انڈکس مطابق حروف تہجی مطبع راست گفتار کے بنائے ہوئے بطور خلاصہ فیصلجات ہر ہائیکورٹ کے دیے جاتے ہین - اور ساتھ ہی ہر ہائیکورٹ کے اسمائے متخاصمین کی فہرست مطابق حروف تہجی کے ہوتی ہے - اور ہر نام کے محاذ نمبر صفحہ کا درج ہوتا ہے - تاکہ اگر کہین انڈکس کے محولہ صفحات مین غلطی ہو تو ردیفوار فہرست سے صفحہ نکالا جائے - یہ انڈکس و فہرست ہائے اختتام سال پر دئے جاتے ہین اور علاوہ ازین ہر ماہ کے ترجمہ کے ساتھ اسکا انڈکس ردیفوار ہوتا ہے جسمین نام متخاصمین نام صیغہ اور دفعات ایکٹہائے مستعملہ کے درج ہوتے ہین - تاکہ جو فیصلہ دیکھنا چاہین بآسانی نکال سکین - غرضیکہ ہر طرح کی سہولت اپنے خریدارون کے لئے کی گئی ہے -

قیمت بمد پیشگی حسب ذیل مقرر ہے - سالانہ ڈمی کاغذ پر معہ محصول ڈاک [illegible] - سالانہ سریر امپوری کاغذ پر معہ محصول ڈاک [illegible] مابعد المضاعف -

نوٹ :- انڈین لارپورٹ ۱۸۹۳ء لغایت ۱۸۹۷ء بھی مطبع سے ملسکتی ہے -

جملہ درخواستہائے خریداری بنام شیخ غلام رسول مالک و مہتمم مطبع راست گفتار (جنرل لائبریری) امرتسر ہون +

بگ جی G

یہ دوا اس ڈاکٹر نے ایجاد کی ہے - جسکو تمام یورپ کے نامی گرامی ڈاکٹر لقمان وقت جانتے ہین - ڈاکٹر مذکور کا دعویٰ ہے کہ جدید یا کہنہ کسی قسم کا سوزاک ہو بلا تفریق عورت و مرد کے اس دوا کے ۵ روز کے استعمال کرنیسے بالکل صحت ہو جاتی ہے - آجکل کے نوجوان ابتداء مین اس مرض کو حقیر سمجہکر بے توجہی اور بیغوری سے عملمین لاتے ہین یا نیم حکیم ڈاکٹرون کے علاج سے اپنی پیاری تندرستی کو خوفناک حالتمین دیکہتے ہین - اور امراض مہلک کا نشانہ بنکر بے موت مرتے ہین - یا بیعزتی اور بیحیائی سے زندگی بسر کرتے ہین - بعض حکماء کے کباب چینی و صندل وغیرہ کے استعمال کرانیسے بدہضمی پیدا ہو کر مختلف قسم کے سخت مرض ظاہر ہوتے ہین - بلکہ عوام کے علاج سے اکثر پیشاب کا راستہ فراخ ہوتا جاتا ہے - بالکل ہند ہو کر لاولدی اور ہلاکت کا ذائقہ چکھاتا ہے - اس لئے پانچ روز اس دوا کا استعمال ہر مریض کیلئے دوامی تندرستی قائم رکھنے کیواسطے ہر حالتمین فرض ہے - مجہے بھی اپنی تحقیق کے ذریعہ سے بنظر عام ہمدردی یہ ظاہر کرنا لازم ہے - کہ سوزاک کے لئے اس سے بہتر دوا آجتک ایجاد نہین ہوئی - علاوہ مگ جی کا استعمال مرد عورات کے اندرونی عوارض خاص کے دور کرنیمین بھی جنکی تشریح خلاف تہذیب ہے حکم اکسیر کا رکھتا ہے ہر بوتل کے ساتھ نقول سارٹیفکٹ اور اسکا ڈائرکشن انگریزی زبان مین موجود ہے قیمت فی بوتل (۳ر)

المشتہر عبد اللہ و محمد امین ایجنٹ نمبر ۵۴ رام موہن گھوس لین کولوٹولہ کلکتہ

نور الشمعہ فی ظہر الجمعہ

یہ رسالہ اثبات احتیاطی جمعہ مین دلائل قویہ سے لکھا گیا ہے جسقدر شبہات مانعین کے ہین بدون کسیکے نام لینے کے ذکر کرکے انکا جواب ایسا دیا ہے کہ بشرط انصاف انکار کی گنجائش نہین بعض مشہور فاضلونکی تصدیق بھی ہے منصف مزاجونکو رفع شبہہ کرنیکے لئے اسکا دیکہنا ضروری ہے - قیمت ۳ر علاوہ محصول ڈاک

منیجر اخبار وکیل امرتسر

مطبع روز بازار امرتسر مین شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ کے اہتمام سے چھپا